بسم اللہ الرحمن الرحیم - نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

سبحان الذی اسری بعبدہ لیلا من المسجد الحرام الی المسجد الاقصی

ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ

بدر

BADR — QADIAN

کہ ای جہان منتظر خوش باش کہ آمد گلستان | رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۸ | آں مسیح دور آخر مہدی آخر زمان

نمبر ۲۹ — نمبر ۲۹

۲۶ - جمادی الاول ۱۳۲۶ھ علے صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۲۳ جولائی ۱۹۰۸ء

سلسلۃ الجدید جلد ۲ — سلسلۃ القدیم جلد ۵

چہ گویم با تو گرائی چہ بود قادیان بینی | بروز جمعرات — ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ | دوا بینی شفا بینی غرض دار الامان بینی

شرح قیمت اخبار بدر

والیان ریاست و گورنمنٹ عہ۲۰

معاونین درجہ اول جنکو عمر بھر اخبار جاری کرانیکا حق حاصل ہے } عہ۵

معاونین درجہ دوم جن کو عمر بھر اخبار جاری کرانے کا حق حاصل ہے } للعہ

عام قیمت بعد سے فی پرچہ عہ معاونین درجہ سوم سے عام قیمت پیشگی عہ جو صاحب تاریخ اجرا سے ایک ماہ کے اندر اندر قیمت اخبار نہ روانہ کریں گے ان سے بحساب عہ لیجائیگی نمونہ کے پرچہ کیواسطے ٹکٹ آنا چاہیے خط و کتابت کے واسطے جوابی کارڈ آنا چاہیئے

جو اخبار وقت پر نہ پہنچے اسے پندرہ یوم کے اندر اندر طلب کرنا چاہیے بعد میں نہیں مل سکیگا۔ رسید زر اخبار میں چھاپی جاویگی علیحدہ رسید نہ دی جاویگی روپیہ ارسال کرنے کے بعد اگر دو ہفتہ تک رسید نہ چھپے تو خط لکھکر دریافت کرنا چاہیے

نوکل عا... افریقہ عہ ... منیجر

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپکی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا
اندریں دین آمدہ از مادریم
آں کتاب حق کہ قرآن نام اوست
آں رسولے کش محمد ہست نام
مہر او با شیر شد اندر بدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام
ما ازو نوشیم ہر آبے کہ ہست
آنچہ مارا وحی و ایمائے بود
ما ازو یابیم ہر نور و کمال
اتقیا را نے فعل او وجانہا ست
از ملائک وز خبرہائے معاد
آں ہمہ از حضرت احدیت است
معجزات او ہمہ حق اندر است
معجزات انبیاء سابقین
بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست
یکقدم دوری ازاں عالی جناب

مصطفٰے مارا امام و پیشوا
ہم بریں از دار دنیا بگذریم
بادۂ عرفان ما از جام اوست
دامن پاکش بدست ما مدام
جاں شد و با جان بدر خواہد شدن
ہر نبوت را برو شد اختتام
زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست
آں نہ از خود از ہماں جائے بود
وصل دلدار ازل بے او محال
ہرچہ زو ثابت شود ایمان ماست
ہرچہ گفت آں مرسل رب العباد
منکر آں مستحق لعنت است
منکر آں مورد لعن خدا است
آنچہ در قرآن بیانش بالیقین
ہر کہ انکارے کند از اشقیا است
نزد ما کفر است و خسران و تباب

دس شرائط بیعت

اوّل - بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہیگا۔ دوم یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور ہر ایک فسق و فجور اور ظلم و خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کیوقت ان کا مغلوب نہیں ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے۔ سوم یہ کہ بلا ناغہ پنجوقتہ نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کر کے اس کی حمد اور تعریف کو اپنا ہر روزہ ورد بنائیگا۔ چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہیں دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے۔ پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت اور عسر اور یسر اور نعمت اور بلا میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور بہر حالت راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اسکی راہ میں تیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہیں پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑھائیگا۔ ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آ جائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے سر پر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا۔ ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا۔ ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا۔ نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہانتک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا۔ دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھکر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور تعلقوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو۔

وہ الفاظ جنمیں حضرت اقدس بیعت لیتے ہیں ہاتھ میں ہاتھ دیکر آپ فرماتے ہیں اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے۔ اشہد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشہد ان محمدا عبدہ ورسولہ ۳ بار آج میں احمد کے ہاتھ پر اپنے تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جن میں گرفتار تھا اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہاں تک میری طاقت اور سمجھ ہے تمام گناہوں سے بچتا رہونگا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ ۳ بار۔ رب انی ظلمت نفسی واعترفت بذنبی فاغفر لی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت۔ اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں میرے گناہ بخش کہ تیرے سوائے کوئی بخشنے والا نہیں۔ آمین۔ اس کے بعد آپ معہ حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اس کے متعلقین کے لئے دعا کرتے ہیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فہرست مضامین

اخبار قادیان

حضرت اقدس کی طبیعت اب پہلے سے اچھی ہے اور آپ مسجد مبارک میں نماز ظہر و عصر کے وقت تشریف لے آتے ہیں۔ اور خادموں کو وعظ و نصائح سے مشرف فرماتے ہیں۔

حضرت مولوی محمد احسن صاحب اور حکیم فضل دین صاحب بہ سبب بعض خانگی امور کے تا حال اپنے وطنوں میں ہیں۔ امید ہے کہ ہر دو صاحبان جلد واپس تشریف لاوینگے۔

حضرت میر ناصر نواب صاحب بتقریب شادی اخویم ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب ہندوستان کو تشریف لے گئے ہیں۔ ان کے ساتھ میر سرور شاہ صاحب بھی گئے ہیں۔ مدرسہ تعلیم الاسلام گذشتہ جمعہ سے ۱۴ روز کے واسطے بند ہو گیا ہے۔ اکثر مدرسین و طلباء اپنے اپنے وطن کو چلے گئے۔ ہیڈ ماسٹر صاحب جناب مولوی شیر علی صاحب بھی بمعہ اہل بیت اپنے وطن کو گئے ہیں۔

دفتر بدر کے محرر شیخ محمد نصیب صاحب حسب الحکم حضرت اقدس ایک خدمت پر مامور ہو کر کچھ دنوں سے باہر گئے ہوئے ہیں۔ اس واسطے اگر بعض خطوط کی تعمیل میں کچھ دیر ہوتی ہو تو احباب معاف فرماویں۔

اس ہفتہ میں بابو عطاء الٰہی صاحب اسٹیشن ماسٹر لالہ موسیٰ - بابو فخر الدین صاحب کلرک میاں میر اور دیگر بہت سے احباب ڈیرہ اسماعیل خاں - جموں - علاقہ گوجرات وغیرہ ممالک سے حضرت کی خدمت میں حاضر ہوئے۔

اخویم شیخ یعقوب علی صاحب ایڈیٹر الحکم بعارضہ بخار سخت بیمار ہو گئے تھے۔ مگر اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے جلد شفا دی۔ خداوند کریم اس مفید اور کارکن وجود کو سلامت رکھے۔ اور تقویٰ و صحت کے ساتھ لمبی زندگی عطا کرے۔

سچے مذہب کی پہچان

ایک ہندو نے حضرت اقدس کی خدمت میں عرض کی کہ سچے مذہب کی کیا شناخت ہے۔ دنیا میں اس قدر مذاہب پھیلے ہوئے ہیں۔ ان میں سے کس طرح شناخت کریں کہ سب سے افضل اور اعلیٰ مذہب قابل قبول کون سا مذہب ہے۔ حضرت نے فرمایا۔

جس مذہب میں سب سے زیادہ تعظیم الٰہی اور سب سے زیادہ اللہ تعالیٰ کی معرفت کا سامان ہو وہی سب سے اعلیٰ مذہب ہے۔

انسان اسی چیز کی قدر زیادہ کرتا ہے۔ جس کا علم اس کو زیادہ حاصل ہوتا ہے مثلاً ایک شخص کو معلوم ہو کہ فلاں مکان میں ایک سانپ پھرتا ہے اور وہ آدمیوں کو کاٹتا ہے تو وہ شخص کبھی جرأت نہ کریگا کہ رات کو ایسے مکان میں جا کر سووے اگر کسی کو معلوم ہو جائے کہ اس کھانے میں جو میرے آگے رکھا ہے زہر ہے تو وہ ہرگز کبھی ایک لقمہ بھی اس کھانے میں سے نہ اٹھائیگا۔ اگر کسی گاؤں میں طاعون ہو اور لوگ مر رہے ہوں تو کوئی شخص اس گاؤں میں جانے کا حوصلہ نہیں کرتا۔ جس کو معلوم ہو کہ جنگل میں شیر رہتا ہے وہ اس جنگل میں ہرگز داخل نہیں ہوتا ان سب کا اصل علم اور معرفت ہے جس چیز کا علم انسان کو بخوبی ہو جاوے اور اس کے متعلق معرفت تام پیدا ہو جائے۔ انسان اس کے برخلاف بالکل نہیں کر سکتا۔ پھر کیا وجہ ہے کہ لوگ گناہ کو ترک نہیں کرتے۔ اس کا سبب یہی ہے کہ خدا کی ہستی کا کامل علم اور معرفت تام ان کو حاصل نہیں۔ یہ جو کہا جاتا ہے اور اقرار کیا جاتا ہے کہ ہم خدا پر ایمان رکھتے ہیں۔ یہ صرف ایک رسمی ایمان ہے۔ ورنہ در اصل گناہ سوز معرفت حاصل نہیں ہے۔ اگر وہ حاصل ہو تو ممکن ہی نہیں کہ انسان پھر گناہ کر سکے۔ ہر شے کی قدر اس کی پہچان اور معرفت سے ہوتی ہے۔ دیکھو ایک جاہل گنوار کو ایک قیمتی پتھر لعل یا موتی مل جاوے۔ تو وہ صد روپیہ دو چار پیسہ میں اس کو فروخت کر دے گا۔ یہی مثال ان نادانوں کی ہے۔ جنہوں نے خدا کو نہیں پہچانا وہ الٰہی احکام کے بالمقابل دو چار پیسوں کی زیادہ قدر کرتے ہیں۔ جہاں کوئی دنیوی تھوڑا سا فائدہ نظر آتا ہے۔ وہاں اپنا ایمان فروخت کر دیتے ہیں۔ جھوٹی گواہیاں عدالتوں میں جا کر دو آنہ یا چار آنہ کے بدلے دیتے ہیں۔ ان کے نزدیک خدا تعالیٰ کے اس پاک حکم کی قدر کہ جھوٹھ نہ بولو اور سچی گواہی دو۔ اس سے بڑھ کر نہیں کہ دو چار آنہ کی خاطر اس کو چھوڑ دیں اور بیچ ڈالیں۔ خدا کی آیتوں کو تھوڑے مول پر بیچنے کے یہی معنے ہیں کہ انسان تھوڑے سے ظاہری فائدہ کی خاطر احکام الٰہی کی بے قدری کرتا ہے۔ آج کل جو مذاہب لوگوں میں رائج ہیں وہ سب قومی مذاہب ہیں۔ یعنی ایک قومیت کی پیچ کی جاتی ہے۔ ورنہ سچا مذہب وہ ہے جو خدا کے خوف سے شروع ہوتا ہے۔ اور خوف اور محبت کی جڑھ معرفت ہے پس مذہب وہ اختیار کرنا چاہیئے جس سے خدا کی معرفت اور گیان بڑھ جائے۔ اور خدا تعالیٰ کی تعظیم دلوں میں بیٹھ جائے جس مذہب میں صرف پرانے قصے ہوں وہ ایک مردہ مذہب ہے دیکھو خدا وہی ہے جو پہلے تھا۔ اس کی عبادت سے جو پھل پہلے لوگ پا سکتے تھے وہی پھل اب بھی پا سکتے ہیں۔ خدا تعالیٰ نے اپنے اخلاق بدل نہیں ڈالے۔ پھر کیا وجہ ہے کہ یہ لوگ صرف ایک خشک لکڑی کی طرح ہیں۔ جس کے ساتھ کوئی پھل نہیں وجہ یہ ہے کہ ان لوگوں نے خدا کو پہچانا ہی نہیں اگر پہچانتے تو ان پر ضرور برکات نازل ہوتے مگر اس راہ میں بہت مشکلات ہیں۔ اور یہ بڑی قوت والوں کا کام ہے اور خدا کے اختیار میں ہے جس کو چاہے۔ قوت عطا فرما دے اگر انسان تلاش میں لگا رہے تو ہو سکتا ہے کہ کسی وقت اس کو قوت عطا ہو جائے۔ استقامت شرط ہے۔ ہمت کے ساتھ خدا کو تلاش کرو۔ تو اسے پا لوگے۔

ڈائری

القول الطیب

ہمدردی کا رنگ ۱۴ - جولائی سنہ ۱۹۰۶ء - ایک معزز خاندانی ہندو دیوان صاحب جو صرف حضرت کی ملاقات کے واسطے قادیان آئے تھے - قبل نماز ظہر آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے - اور خواہش ظاہر کی کہ ان کو کچھ نصیحت کی جائے - حضرت نے فرمایا - ہر ایک شخص کا ہمدردی کا رنگ جدا ہوتا ہے - اگر آپ ڈاکٹر کے پاس جائیں تو وہ آپکے ساتھ یہی ہمدردی کرسکتا ہے کہ آپ کی کسی بیماری کا علاج کرے - اور اگر آپ حاکم کے پاس جائیں - تو اس کی ہمدردی یہ ہے کہ کسی ظالم کے ظلم سے بچائے - ایسا ہی ہر ایک کی ہمدردی کا رنگ جدا ہے ہماری طرف سے ہمدردی یہ ہے کہ ہم آپ کو نصیحت کرتے ہیں کہ دنیا روزے چند ہے - اگر یہ خیال دل میں پختہ ہو جائے - تو تمام جھوٹھی خوشیاں پامال ہو جاتی ہیں اور انسان خدا کی طرف اپنا دل لگاتا ہے - لمبے منصوبے اور ناجائز کارروائیاں انسان اسی واسطے کرتا ہے - کہ اس کو معلوم نہیں کہ زندگی کے ایام کتنے ہیں - جب انسان جان لیتا ہے کہ موت اس کے آگے کھڑی ہے - تو پھر وہ گناہ کے کاموں سے رک جاتا ہے - خدارسیدہ لوگوں کو ہر روز اپنے اور اپنے دوستوں کے متعلق معلوم ہوتا رہتا ہے - کہ ان کے ساتھ کیا پیش آنے والا ہے - اس واسطے وہ دنیا کی باتوں پر خوش نہیں ہو سکتے اور نہ اُن پر تسلی پکڑ سکتے ہیں -

طاعون اور زلزلہ دیکھو اس وقت ملک میں طاعون پھیلی ہوئی ہے - خدا تعالیٰ نے مجھے اس کے متعلق ایسے وقت میں اطلاع دی تھی - جب کہ یہاں طاعون کا نام و نشان بھی نہ تھا - اسی وقت میں نے لوگوں کو اس کے متعلق اطلاع کردی تھی - یاد رکھو - جب غفلت اور دنیا پرستی بہت بڑھ جاتی ہے - تو پھر تباہیوں کے آنے کا وقت ہوتا ہے - میں بارہا کہہ چکا ہوں کہ جب تک یہ لوگ شرارت کو نہ چھوڑ دیں گے اور اپنی اصلاح نہ کریں گے اور اپنے اخلاق درست نہ کرلیں گے - تب تک یہ بیماری ملک سے دور نہ ہوگی - ایسا ہی دوسری بلا زلزلہ کی ہے

ہمارے ملک کے لوگ اس قسم کے خوفناک زلزلوں سے کبھی آگاہ نہ تھے - کبھی اتفاقی کوئی زلزلہ آجاتا تھا لیکن اب نہایت خوفناک زلزلے آتے ہیں اور خدا تعالیٰ نے مجھے بار بار اطلاع دی ہے کہ ہنوز ایک سخت تباہ کن زلزلہ آنیوالا ہے - جس سے یہ مطلب ہے کہ لوگ کسی طرح خدا تعالیٰ کی طرف رجوع کریں وہ سب جس نے پیدا کیا ہے - اس کی طرف متوجہ ہو جائیں - جب انسان خدا کی طرف جھکتا ہے تو اس کے گناہ معاف ہو جاتے ہیں - اس کی عمر زیادہ ہو جاتی ہے اور خوفناک صدموں کے وقت وہ بچایا جاتا ہے -

بدظنی سارے گناہوں کی جڑ بدظنی ہے - لکھا ہے جب کافر لوگ جہنم میں ڈالے جائیں گے تو کہیں گے کہ یہ تمہاری بدظنی کا نتیجہ ہے - خدا کا رسول تمہارے پاس آیا - اس نے تمہیں نیکی کی بات سکھائی توبہ اور استغفار کا سبق دیا - پر تم نے اس کی مخالفت کی اور اس پر بدظن کرکے کہا کہ تجھے خدا کی طرف سے کوئی الہام نہیں ہوتا - تو سب باتیں اپنے پاس سے بنا کر کہتا ہے - دیکھو ہم خدا سے خبر پاکر مخلوق کو اطلاع دیتے ہیں کہ ایک سخت زلزلہ آنے والا ہے تم نیکی اختیار کرو - بدیوں سے بچو - اپنی اصلاح کرو اور خدا سے ڈرو تاکہ تم مصیبت کے وقت میں بچائے جاؤ - اور تم پر رحم کیا جاوے - اس کے جواب میں یہ لوگ اخباروں میں اور خطوں میں ہم کو گندی گالیاں دیتے ہیں اور ہر طرح سے ستانے کی کوشش کرتے ہیں اور دکھ دیتے ہیں اور کہتے ہیں - کہ تو جھوٹھا ہے اور افترا کرتا ہے مگر ہمارا فرض ہے - کہ خدا تعالیٰ نے جو خبر ہم کو دی ہے وہ ہم ان لوگوں کو پہنچا دیں ایک شخص ایک گاؤں میں رہنے والا یقیناً جانتا ہے کہ صبح ہوتے یہ گاؤں ہلاک ہو جائے گا پھر اگر وہ گاؤں کے رہنے والوں کو اُس طوفان سے مطلع نہ کرے تو کیا کرے یہی حال حضرت نوحؑ کے زمانہ میں ہوا تھا جب کہ حضرت نوحؑ کشتی بناتے تھے تو لوگ ہنستے تھے اور ٹھٹھا کرتے تھے اور کہتے تھے کہ دیکھو یہ کیسا دیوانہ ہے کہ خشکی پر شہر میں کشتی بناتا ہے مگر وہ نہ جانتے تھے کہ وہ خود ہی غلطی پر ہیں اور حضرت نوحؑ کی کارروائی درست اور راست ہے - اسی طرح آج کل بھی گو امساک باراں ہے مگر قسم قسم کے طوفانوں سے اور زلازل سے دنیا پر عذاب آنے والے ہیں - جیسا کہ پہلے زمانوں کی تمام شرارتیں اور مفاسد آج کل جمع ہوگئے ہیں

ایسا ہی پہلے زمانوں میں جو عذاب اور بلائیں متفرق وقتوں میں وارد ہوا کرتی تھیں وہ سب کی سب اب اس زمانہ میں جمع ہوگئی ہیں - جس قدر قانون بڑھتا جاتا ہے - ساتھ ہی فریب اور دھوکہ بھی بڑھتا جاتا ہے - سرکار اس واسطے قانون بناتی ہے کہ ملک میں امن پھیلے - شریر لوگ اسی قانون میں سے ایک ایسی بات نکالتے ہیں کہ ان کو اپنی شرارت کے پورا کرنے کا ذریعہ مل جائے - اگر کوئی کسی کا قرضدار ہوتا ہے - تو اسی فکر میں رہتا ہے کہ قرضہ کی میعاد گذر چکی ہے اور نہیں سوچتا کہ خدا کے نزدیک کوئی میعاد نہیں -

غیر مذہب والوں سے سلوک مذکورہ بالا ہندو صاحب نے عرض کیا کہ مجھے تو لوگ ڈراتے تھے کہ مرزا صاحب تو کسی کے ساتھ بات نہیں کرتے اور ہندوؤں کے ساتھ بہت بدخلقی سے پیش آتے ہیں - میں نے یہ سب بات اس کے برخلاف پائی ہے اور آپ کو اعلیٰ درجہ کا خلیق اور مہمان نواز دیکھا ہے -

حضرت نے فرمایا - لوگ جھوٹھی خبریں اُڑا دیتے ہیں - ہمیں خدا تعالیٰ نے وسیع اخلاق سکھلائے ہیں بلکہ ہمیں افسوس ہے کہ ہم پوری طرح سے آپ کے ساتھ اخلاق حسنہ کا اظہار نہیں کرسکتے کیونکہ آپ کی قومی رسم کے مطابق ہمارا کھانا کھالینا جائز نہیں ایسے ہندو مہمانوں کے کھانے کے انتظام ہم کسی ہندو کے ہاں کرلیا کرتے ہیں - لیکن اس کھانے کی ہم خود نگرانی نہیں کرسکتے - ہمارے اصول میں داخل نہیں کہ اختلافِ مذہبی کے سبب کسی کے ساتھ بدخلقی کریں اور بدخلقی مناسب بھی نہیں کیونکہ نہائت کار ہمارے نزدیک غیر مذہب والا ایک بیمار کی مانند ہے - جس کو صحت روحانی حاصل نہیں پس بیمار تو اور بھی قابل رحم ہے - جس کے ساتھ بہت خلق اور حلم اور نرمی کے ساتھ پیش آنا چاہیے - اگر بیمار کے ساتھ بدخلقی کی جاوے تو اس کی بیماری اور بھی بڑھ جائے گی - اگر کسی میں کجی اور غلطی ہے - تو محبت کے ساتھ سمجھانا چاہیے

ہمارے بڑے اصول دو ہیں - خدا کے ساتھ تعلق صاف رکھنا اور اس کے بندوں کے ساتھ ہمدردی اور اخلاق سے پیش آنا

حضرت مسیح موعودؑ کا ایک تازہ خط بنام قاضی نذر حسین صاحب ایڈیٹر اخبار قلقل

(بجنور - روہیل کھنڈ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ط
نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

محبی ایڈیٹر صاحب - السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ
آپ کے پرچہ اخبار قلقل میں میرے دعوے کی نسبت جو مضمون شائع ہوا ہے میں افسوس کرتا ہوں کہ اس کے جواب میں مجھے مفصل تحریر کی فرصت نہیں کیونکہ میں چند ماہ سے بیمار ہوں اور ابھی بہت کمزور ہوں یہ سچ ہے کہ میرا دعوے مسیح موعود اور مہدی معہود ہونیکا ہے میں اپنی کتابوں میں ثابت کرچکا ہوں کہ یہ خیال صحیح نہیں ہے کہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام اُنیس سو برس سے آسمان پر زندہ بیٹھے ہیں اور کسی زمانہ میں واپس آکر دنیا کی عدالت کریں گے بلکہ قرآن شریف تصریح سے فرماتا ہے کہ وہ فوت ہوچکے ہیں - جیسا کہ آیت فلما توفیتنی سے ظاہر ہے یہ تو خدا تعالےٰ کا قول ہے اور اس کی تائید میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا قول یا روئت موجود ہے کیوں کہ آں جناب نے حضرت عیسیٰؑ کو معراج کی رات میں ان انبیاء میں دیکھا ہے جو اُن سے پہلے وفات پاچکے تھے اور پھر قرآن شریف میں سورہ نور میں فرماتا ہے کہ کل خلیفے اس اُمّت کے اسی اُمّت میں پیدا ہوں گے - اس صورت میں ظاہر ہے کہ حضرت عیسےٰ دوبارہ دنیا میں نہیں آسکتے اور وہ زندہ نہیں ہیں بلکہ مر گئے ہیں اور ان کی آمد ثانی کا خیال سراسر باطل اور طمع خام ہے اور میری طرف سے یہ صرف دعوے نہیں بلکہ صدہا نشانوں سے جو خدا کی طرف سے ظہور میں آچکے ہیں میری سچائی ثابت ہے اگر میں خدا کی گواہی کے بغیر دعوے کرتا ہوں - تو جھوٹا ہوں اور اگر خدا کے کلام سے حضرت عیسےٰؑ کا زندہ ہونا ثابت ہے تو میں جھوٹا ہوں اور اگر میں ضرورت کے وقت نہیں آیا تو میں جھوٹا ہوں - لیکن یہ سب میری سچائی کی علامتیں ثابت ہوچکی ہیں اسلام ایک نہائت تنزل کی حالت میں ہے کیا باعتبار ظاہر اور کیا باعتبار باطن اور خدا نہیں چاہتا کہ اس کو اسی حالت میں چھوڑ دے - اس لئے اس نے ارادہ فرمایا ہے کہ دوبارہ اسلام میں زندگی کی رُوح پھونکے جو لوگ خدا تعالےٰ کی طرف سے آتے ہیں - اُن کی سچائی پر صدہا علامتیں ہوتی ہیں - ان کی تعلیم ایک کامل بصیرت پر مبنی ہوتی ہے وہ اپنی طاقت عملی کی وجہ سے لوگوں کے لئے ایک نمونہ ہوتے ہیں ان میں ایک خارق عادت کشش پائی جاتی ہے اس لئے ان کی قوت جاذبہ ہزارہا سعیدوں کو اپنی طرف کھینچتی ہے اور ان کے لئے خدا تعالےٰ آسمانی نشانوں کو ظاہر کرتا ہے تا ان کی سچائی پر گواہ ہوں اور سب سے بڑھ کر یہ کہ وہ اپنے مبعوث ہونے کی علت غائی کو پالیتے ہیں - اور نہیں مرتے جب تک ان کی بعثت کی غرض ظہور میں نہ آجائے - پس اگرچہ پہلی چار علامتیں میرے دعوے کے متعلق ثابت ہوچکی ہیں - لہٰذا میری تعلیم علیٰ وجہ البصیرت ہے اور اسلام کا پاک اور خوبصورت چہرہ ظاہر کرتی ہے اور میری طاقت عملی میری استقامت سے ظاہر ہے کہ میں پچیس برس سے لعن طعن مخالفوں کا نشانہ ہو رہا ہوں - میرے پر خون کے مقدمات بنائے گئے اور گورنمنٹ کو اکسایا گیا اور کفر کا فتویٰ دیا گیا اور مجھے سخت ڈرایا گیا - پھر وہ کون سی چیز تھی جس نے میری استقامت کو بحال رکھا کیا وہ خدا کے ساتھ پاک تعلق نہ تھا -

اور جو مجھ میں قوت کشش وغیرہ بھیجی ہے وہ اس سے ظاہر ہے - کہ جب میں نے خدا کی طرف دعوت شروع کی تو میں اکیلا تھا اور اب تین لاکھ سے زیادہ میرے ساتھ جماعت ہے - اور جو میرے لئے نشان ظاہر ہوئے وہ تین لاکھ سے بھی زیادہ ہیں اور کوئی مہینہ بغیر نشانوں کے نہیں گذرتا مگر باوجود ان تمام علامتوں کے طالب حق کے لئے میں یہ بات پیش کرتا ہوں کہ میرا کام جس کے لئے میں اس میدان میں کھڑا ہوں یہی ہے - کہ میں عیسےٰ پرستی کے ستون کو توڑ دوں - اور بجائے تثلیث کے توحید کو پھیلاؤں اور آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جلالت اور عظمت اور شان دنیا پر ظاہر کردوں - پس اگر مجھ سے کروڑ نشان بھی ظاہر ہوں اور یہ علت غائی ظہور میں نہ آوے تو میں جھوٹا ہوں پس دنیا مجھ سے کیوں دشمنی کرتی ہے وہ میرے انجام کو کیوں نہیں دیکھتی - اگر میں نے اسلام کی حمایت میں وہ کام کر دکھایا - جو مسیح موعود و مہدی معہود کو کرنا چاہیئے تھا - تو پھر میں سچا ہوں - اور اگر کچھ نہ ہُوا - اور میں مر گیا تو پھر سب گواہ رہیں کہ میں جھوٹا ہوں - والسلام

فقط - غلام احمدؐ

لاحول ولا قوۃ الا باللہ

یہ کلمہ اسلامی دنیا میں بہت بولا جاتا ہے اور اکثر استعمال ہوتا ہے لیکن بہت سے لوگ ایسے ہیں جو صرف رسمی طور پر اس کلمہ کو بولتے ہیں گویا ایک تعجب کے اظہار کے وقت یا کسی فعل ناپسند کے سننے پر ان کا یہ تکیہ کلام ہے لیکن وہ نہیں جانتے کہ اس کے معنے کیا ہیں اور اس کی حقیقت کس طرح سے ہے اس واسطے ضروری معلوم ہوتا ہے کہ ناظرین کی فہم اور آگاہی کے واسطے اس مبارک کلمہ کے معنے اور بیان اختصاراً درج اخبار کر دئیے جاویں -

اس کلمہ میں دو۲ لفظ بالخصوص غور کے قابل ہیں ایک حول اور ایک قوۃ اس کلمہ کا قائل ہر دو۲ کی نفی کرتا ہے کہ یہ ہر دو باتیں مجھ میں نہیں پائی جاتیں حول کے معنے ہیں - بدیوں سے پھرنا اور قوۃ کے معنے ہیں - نیکی کو اختیار کرنا -

انسان جب حالت بد سے نکل کر خوبی کی طرف آتا ہے - تو اس کے واسطے طے کرنے کے لئے دو۲ ضروری مرحلے ہوتے ہیں - ایک بدیوں کا ترک اور دوسرا نیکیوں کا حصول - اس کلمہ کے ذریعہ سے انسان اپنے عجز کا اقرار کرتا ہے کہ میری یہ حالت کمزوری الضعف کی ہے کہ نہ تو مجھ سے بدیاں چھوٹ سکتی ہیں اور نہ میں نیکیاں اختیار کرسکتا ہوں - ہاں ایک ہی راہ نجات کی میرے واسطے ہے یعنی الا باللہ - اللہ تعالیٰ کی مدد کے ساتھ اور اس کے فضل کے ذریعہ سے اور اس کی رحمت کی دستگیری سے یہ دونوں عزتیں مجھے حاصل ہو سکتی ہیں -

اس کلمہ میں اللہ تعالیٰ کے حضور میں ایک دعا ہے کہ اے خدا بدیوں کا ترک اور نیکیوں کا حصول صرف تیرے فضل کے ذریعہ سے ہوسکتا ہے - اس کے سوائے اور کوئی ذریعہ نہیں اور ہم اپنے بازو کی قوت سے بہشت میں نہیں جاسکتے - ؎

این سعادت بزورِ بازو نیست + گر نہ بخشد خدائے بخشندہ

یہ دعا تکبر کو توڑنیوالی اور انسان کو متکبر ہونے سے بچانیوالی ہے اس واسطے کہتے ہیں کہ اس کلمہ کے پڑھنے سے شیطان بھاگ جاتا ہے کیوں کہ شیطان کا سب سے پہلا گناہ تکبر ہی تھا اور اب بھی لوگوں کے گمراہ کرنے کے واسطے اس کا سب سے بڑا دام بھی تکبر ہے اس واسطے جب انسان تکبر کو چھوڑتا ہے اور عجز اور انکسار کر لیتا ہے اور اقرار کر لیتا ہے کہ وہ خود تو کچھ نہیں اور نہ کچھ کر سکتا ہے - تب خدا تعالیٰ کا فضل اسکی دستگیری کرتا ہے اور اس کو ہدایت پر لے آتا ہے اور شیطان اس سے ناامید ہو کر بھاگ جاتا ہے -

درس قرآن شریف سورہ والناس پارہ ۳۰ رکوع ۳۸ - اخبار بدر جلد ۲ نمبر ۲۹ مورخہ ۱۹ جولائی ۱۹۰۶ء

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ﴿۱﴾ مَلِکِ النَّاسِ ﴿۲﴾ اِلٰہِ النَّاسِ ﴿۳﴾ مِنْ شَرِّ

کہہ پناہ پکڑتا ہوں میں ساتھ پروردگار لوگوں کے بادشاہ لوگوں کے معبود لوگوں کے برائی

الْوَسْوَاسِ الْخَنَّاسِ ﴿۴﴾ الَّذِیْ یُوَسْوِسُ فِیْ صُدُوْرِ النَّاسِ ﴿۵﴾ مِنَ الْجِنَّةِ وَ النَّاسِ ﴿۶﴾

وسوسہ ڈالنے والے پیچھے ہٹ جانے والے کی سے جو وسوسہ ڈالتا ہے بیچ سینوں لوگوں کے جنوں میں سے اور آدمیوں میں سے

بامحاورہ تفسیری ترجمہ

اس طرح دعا کر - جن ہو یا آدمی ہو - جو کوئی انسانوں کے سینوں میں وسوسے ڈالتا ہے اور انسان کی ترقی کو روک کے اُسے پیچھے ڈال دیتا ہے - اس کے وسوسے کی بدی سے میں اُس خدا کے حضور مین پناہ گیر ہوتا ہون - جو انسانوں کا پرورش کنندہ اور ان کا بادشاہ اور ان کا معبود ہے -

اس سورۃ شریف میں اللہ تعالےٰ کی تین صفتوں کا بیان کیا گیا ہے - ربّ - ملک - الٰہ - اور پھر ان ہر سہ صفات کے اُس پرتوہ کی طرف بالخصوص اشارہ کیا گیا ہے - جو کہ انسان کے ساتھ تعلق رکھتا ہے - کیا معنے - وہ خدا جس نے انسان کو پیدا کیا - اس کو تمام قویٰ ظاہری اور باطنی عطا فرمائے اور پھر ان قویٰ کی تربیت کے واسطے ہر قسم کے سامان مہیا کئے - جنین تھا تو ماں کے پیٹ کے اندر ہی اُسے غذا پہنچائی - پیدا ہوا - تو ساتھ ہی ماں کی چھاتیون میں اپنی غذا کا ذخیرہ موجود پایا - اُسے چھوڑا تو ماں باپ اور اقربا کو اپنے سامان خوردنی پوشیدنی کے مہیا کرنے میں مصروف پایا بڑا ہوا اور محنت مزدوری کی تو خدا نے اس میں برکت ڈالی - اس نقطہ میں اپنے اصلی مربی کے بے انتہا احسانات کو یاد کرنے کے بعد اس دعا میں انسان اپنے اس خدا کو یاد کرتا ہے - جو اس کا حقیقی بادشاہ ہے - اسی کے قبضۂ قدرت میں تمام زمین و آسمان کی کل ہے چاہے - تو ایک آن میں زلزلہ سے یا بجلی سے یا اور جس طرح چاہے سب کو فناہ کر دے - یا فنا شدہ کو پھر پیدا کر دے تمام انسانوں کے دل بھی اسی کے قابو میں ہین - وہ بادشاہ حقیقی ہے ہر ایک انسان کے خیالات اس کی نگاہ میں ہیں بغیر اس کے اذن کے نہ کوئی کسی کو نفع دیسکتا ہے اور نہ نقصان پہنچا سکتا ہے - وہ ملک الناس ہے پس وہ جو ہمارا ربّ ہے اور وہ جو ہمارا مالک ہے اور سلطان ہے وہی اس

لائق ہے کہ ہمارا اللہ ہو اور معبود ہو - اُسی کی عبادت کی جاوے - اسی سے اپنی خواہشیں مانگنی چاہئین اور اسی کی تعریف کرتے ہوئے سر اس کے آگے جھکایا جاوے - پتھر کے بت تو ہمارے اپنی مخلوق ہیں اور ہم خود ان کی تربیت کرتے ہیں اور ان پر حکومت کرتے ہیں جس طرح چاہیں ان کو گھڑ کر بناتے ہیں اور جہاں چاہیں ان کو رکھتے ہیں برہمن کے قابو میں آیا تو اس نے زری کے کپڑے پہنا دئے اور سونے کے زیوروں سے مرصع کر دیا اور محمود کے ہاتھ لگا تو اس نے کاٹ کر جوتیاں رکھنے کے واسطے دہلیز کے باہر گاڑ دیا - رومن پادری نے اسیر ہونے کا گلٹ کیا اور گرجے میں سجایا تو اس کے پراٹسٹنٹ بھائی نے اپنے باپ دادوں کی بے وقوفی پر مضحکہ اڑانے کے واسطے اُسے عجائب گھر مین رکھ دیا - سو بتون کا تو ذکر ہی کیا جب کہ خود بُت پرست ہی بتون کو چھوڑتے جاتے ہیں - باقی رہے عناصر اور حیوان اور انسان جن کی بعض بیوقوف لوگ پوجا کرتے سو سب کے سب خود محتاج تھے اور اپنی عمر گذار کر مر گئے - نہ ان میں سے کسی نے ہماری ربوبیت کی اور نہ کوئی ہمارا مالک اور بادشاہ تھا اور نہ کوئی ہمارا معبود ہو سکتا ہے ظاہری بادشاہوں کی حکومت ظاہر حالات پر ہے چور چوری میں پکڑا گیا - تو اس کو سزا مل گئی - لیکن چور جب چوری کی نیت کرتا ہے اور کسی کی عمدہ شے دیکھ کر دل میں ارادہ کرتا ہے کہ موقعہ پر اسے اٹھا لے اُس

وقت اور اس کی نیت اور ارادے کو بجز خدا کے کون دیکھ رہا ہے - پس حقیقی بادشاہ وہی ہے - اس دعا میں انسان اللہ تعالےٰ کے حضور مین حاضر ہو کر اپنے خدا کے ساتھ اس تعلق کو یاد کرتا ہے کہ اے خدا تو ہی میرا پرورش کنندہ ہے اور تو ہی میرا بادشاہ ہے اور تو ہی میرا معبود ہے - پس مین تیرے ہی حضور میں اپنی یہ درخواست پیش کرتا ہوں کہ نیکی کے حصول کے بعد جو انسان کے دل مین ایسے بُرے خیالات آتے ہیں کہ اس کو نیکی سے پیچھے ہٹانا چاہتے ہین - ان خیالات کے شر سے مجھے بچا -

اس سے یہ بھی ظاہر ہوتا ہے کہ وسوسوں کا پیدا ہونا ضروری ہے پر جب تک انسان ان کے شر سے بچار ہے یعنی ان کو اپنے دل میں جگہ نہ دے اور اُن پر قائم نہ ہو - تب تک کوئی حرج نہیں - ایک دفعہ ایک شخص نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت مین عرض کی کہ میرے دل مین برے برے خیالات پیدا ہوتے ہیں کیا مین ان کے سبب سے گنہگار ہوں فرمایا - فقط برے خیال کا اُٹھنا اور گذر جانا تم کو گنہگار نہیں کرتا - یہ شیطان کا ایک وسوسہ ہے جیسا کہ بعض انسان جو شیطان کی طرح ہوتے ہیں لوگوں کے دلوں مین بُرے خیالات ڈالنے کی کوشش کرتے ہین پس فقط ان کی بات کے سننے سے اور ردّ کر دینے سے کوئی گنہگار نہیں ہو سکتا - ہاں وہ گنہگار ہوتا ہے جو ان کی بات کو مان لیتا اور اُس پر عمل کر لیتا ہے -

(محمد سردار)

حضرت مولوی نورالدین صاحب حدیث کی بنا پر فرمایا کرتے ہیں اور اپنا تجربہ بیان کیا کرتے ہیں کہ خیال بد کے وقت اگر انسان بائیں طرف تھوک دے اور لاحول پڑھے تو وہ وسوسہ فوراً دور ہو جاتا ہے۔ عاجز راقم نے بھی اس کا بار ہا تجربہ کیا ہے اور درست پایا ہے

ایک پیشگوئی سورۃ الناس قرآن شریف کی سب سے آخری سورۃ ہے اور اس کا مضمون آخری زمانہ میں ایک بڑے فتنہ سے خداتعالے کی پناہ مانگنے کا حکم دیتا ہے۔ وہ فتنہ خناس کا ہے جو کہ لوگوں کے دلوں میں قسما قسم کے وساوس ڈال کر ان کو پیچھے ہٹانے کی کوشش کرے گا کیونکہ یسوع کو خدا بنانے اور اس کی پوجا کرنے کا فتنہ زمانہ نبوی سے پہلے دنیا میں پھیلا ہوا تھا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ظہور نے اس کی خرابیوں کو دنیا پر ظاہر کر کے اس کا زور مٹا دیا تھا۔ یہاں تک کہ خود نورِ اسلام کی چمک سے جھلک پا کر عیسائی قوم میں اس قسم کے ریفارمر پیدا ہو گئے تھے۔ جنہوں نے اپنی قوم میں سے یسوع اور مریم کے بت بنانے اور بتوں کی پوجا کرنے کی رسم کو مٹانے کی کوشش کی اور اس کوشش میں بہت کچھ کامیابی بھی حاصل کی دوسری طرف لاکھوں عیسائی اپنے مذہب کی خرابیوں سے آگاہ ہو کر اور اس سے بیزار ہو کر اسلام میں داخل ہو گئے تھے غرض اسلام وہ مذہب تھا۔ جس نے دیگر باطل ادیان کے ساتھ دین عیسوی کو بھی پست کر دیا تھا۔ لیکن آخری زمانہ میں وہی عیسائیت کا فتنہ ایک نئے رنگ میں مخلوق کے سامنے آکر موجود ہوا ہے اور چاہتا ہے کہ مسلمانوں کو قرآن شریف اور اسلام سے پیچھے ہٹا کر پھر اسی پرانی گمراہی میں ڈال دے۔ یہ خناس تعلیم دیتا ہے کہ ہمارا ربّ یسوع مسیح ہے چنانچہ عیسائیوں کی کتابوں میں لکھا ہوا ہوتا ہے۔ ربنا المسیح۔ اور یسوع کا نام عیسائی کتب میں بادشاہ یعنی مَلِک بھی ہے اور اس کی عبادت بھی کی جاتی ہے گویا کہ وہ اِلٰہ یعنی معبود ہے ان عقائد کی بیخ کنی کے واسطے اللہ تعالے نے فرمایا ہے کہ ربّ الناس اور ملک الناس اور الٰہ الناس وہی ایک خدا ہے۔ جس کی صفات حمیدہ کا ذکر قرآن شریف میں ذکر کیا گیا ہے اور جس کی وحدانیت کے بارے میں اس سورت سے اوپر ایک سورت چھوڑ کر اس طرح بیان کیا گیا ہے۔

قل ھو اللہ احد اللہ الصمد لم یلد ولم یولد ولم یکن لہ کفوا احد ؕ

کہ وہ اللہ ایک ہے۔ وہ بے احتیاج ہے نہ اس کا کوئی بیٹا ہے۔ نہ وہ کسی کا بیٹا ہے اور نہ اس کا کوئی کنبہ قبیلہ ہے۔ اس سورہ سے یہ بھی ظاہر ہوتا ہے کہ آخری زمانہ جنگ کا زمانہ نہ ہوگا اور اسلام سے لوگوں کو روگردانی کرانے کے واسطے کوئی لڑائی اور ظاہری جنگ کی کارروائی نہ ہوگی۔ جیساکہ پہلے کیا جاتا تھا بلکہ دلوں میں شکوک اور شبہات ڈالنے کی کوشش کی جائے گی۔ مخالفوں کا اثر ظاہری جسم پر نہ ہوگا بلکہ صدور الناس پر بذریعہ وساوس ہوگا اور وہ وسوسہ ڈالنے والے خناس دو قسم کے ہوں گے ایک تو پادری لوگ جن کے وساوس موٹے رنگ کے ہر طرح کے کذب اور بہتان کے ساتھ ہیں یہ خناس تو ناس میں سے ہے۔ لیکن ایک بڑا خناس جو شر میں اس سے زیادہ سخت ہے۔ لیکن اپنی شرارت میں کسی قدر مخفی ہے۔ اس واسطے اس کو جنّ کہا گیا ہے وہ اس زمانہ کے جھوٹے فلسفی اور جزوی سائنس دان ہیں جو حقیقی فلسفہ اور سائنس سے بے خبر ہیں اور تعلیم یافتہ گروہ کو خفیہ رنگ میں دہریّت کی طرف کھینچ کر لے جا رہے ہیں۔ حالاں کہ بظاہر مذاہب سے اپنے آپ کو بے تعلق ظاہر کرتے ہیں مگر باطن میں مذہب کے سچے اصول کو اکھاڑنے کے درپے ہیں۔

اس سورۃ شریف سے یہ بھی ظاہر ہوتا ہے کہ آخری زمانہ کا فتنہ محض دعا کے ذریعہ سے دور ہوگا چنانچہ اس کی تائید میں حدیث شریف میں آیا ہے کہ کفار مسیح موعود کے دم سے مریں گے اور حضرت مرزا صاحب سے میں نے بار ہا سنا ہے۔ آپ فرمایا کرتے ہیں کہ اس قدر فتنہ کا مٹانا ظاہری اسباب کے ذریعہ سے نہیں ہو سکتا۔ ہمارا بھروسہ صرف ان دعاؤں پر ہے جو کہ ہم اللہ تعالے کے حضور میں کرتے ہیں خداتعالے ہماری دعاؤں کو سنے گا اور وہ خود ہی ایسے سامان مہیا کرے گا کہ کفر ذلیل ہو جائے گا اور اسلام کے واسطے غلبہ اور عزت کے دن آ جائیں گے

لطیفہ۔ کسی نے کہا ہے کہ قرآن شریف کا ابتدار حرف ب سے ہوا ہے اور آخر حرف س کے ساتھ ہوا ہے۔ یہ اس امر کی طرف اشارہ ہے کہ قرآن شریف انسان کے واسطے بس ہے۔ جیساکہ اللہ تعالے نے فرمایا ہے۔ ما فرطنا فی الکتاب من شیٔ۔ ترجمہ۔ اس کتاب میں کسی شے کی کمی نہیں رہی۔ اس مضمون کو کسی نے فارسی میں اس طرح ادا کیا ہے۔ ؎

اول وآخرِ قرآن زچہ با آمد وسین
یعنی اندر دو جہان رہبر ما قرآن بس

لطیفہ۔ نسفی کہتا ہے کہ اس سورۃ شریف میں سب سے پہلے جو لفظ ناس آیا ہے۔ اس سے مراد اطفال ہیں اور ناس ثانی سے مراد نوجوان لوگ ہیں اور ثالث سے مراد بوڑھے ہیں۔ اور چہارم سے مراد صالحین ہیں اور پنجم سے مراد مفسدین ہیں۔ کیا معنے۔ کہ میں اس خدا کے حضور میں پناہ گزین ہوتا ہوں جو ربّ الناس ہے۔ چھوٹے ناتوان بچوں کے واسطے بھی تمام سامان پرورش کرتا ہے اور ملک الناس ہے یہ نوجوان جوشیلے لوگ سب اُس کے تابعین ہیں۔ الٰہ الناس ہے۔ جب آدمی بڑا ہوتا ہے اور چالیس سال سے زیادہ عمر پاتا ہے۔ تب اس کے عقائد اور معرفت کمال کو پہنچتے ہیں اور عادتیں نیکی پر پختہ ہو جاتی ہیں اور اپنے خدا کی عبادت میں پکا ہو جاتا ہے۔ ایسے لوگوں کا معبود وہی خدا ہے۔ اس خدا کے حضور میں میں خناس کے وساوس کے شر سے پناہ چاہتا ہوں۔ جو یوسوس فی صدور الناس۔ نیک لوگوں کے دلوں میں وسوسے ڈال دیتا ہے من الجنۃ والناس وہ خناس کچھ جن ہیں اور کچھ مفسد انسان ہیں۔

یہ ایک عجیب دُعا ہے۔ جو خداتعالے نے خود ہم کو سکھائی ہے۔ اس کے کسی قدر ہم معنے وہ دُعا ہے جو دوسری جگہ قرآن شریف میں آتی ہے اور وہ اس طرح سے ہے۔

ربّنا لا تزغ قلوبنا بعد اذ ھدیتنا

اے ہمارے ربّ بعد اس کے کہ تو نے ہمیں ہدایت کی توفیق عطا فرمائی ہمارے دلوں کو کج نہ کر یعنی ایک دفعہ جس نیکی کو ہم حاصل کریں وہ استقامت کے ساتھ ہمارے اندر قائم رہے

یہ سورۃ شریف قرآن شریف میں سب سے آخری دعا ہے۔ کہ اے اللہ تعالے یہ قرآن جس کے پڑھنے کی تو نے ہم کو توفیق دی ہے اب ایسا کر کہ ہمارے دل اس پر ایمان کے واسطے ایسے پختہ رہیں کہ اس کلام کے متعلق کوئی وسوسہ اور بدخیال کبھی ہمارے دل میں نہ آنے پاوے اور ہم اس پر عمل کریں اور تیرے نیک بندوں میں شامل ہو جاویں قرآن شریف کے ذریعہ سے رحمٰن خدا نے کس قدر رحمت دنیا پر نازل فرمائی تمام احکام شرعیّہ۔ گذشتہ بزرگوں کی نیک مثالیں طریق دعا۔ غرض ہر شے ضروری کی تعلیم دی گئی ہے

(سورۃ الناس کی باقی تفسیر اگلے اخبار میں درج ہو گی)

کیا سکھ دہرم عالمگیر مذہب ہے؟

ہمعصر رہنمائے خالصہ نے ایک مضمون شائع کیا ہے۔ جس میں یہ ثابت کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ کہ سکھ مذہب عالمگیر مذہب ہے اور دوسرا کوئی مذہب اس قابل نہیں کہ تمام مخلوق اس کو قبول کر سکے یہ دعوے ہے اور اس کے دلائل یہ بیان کئے گئے کہ سری گرو نانک صاحب کو کل دنیا مانتی ہے۔ اور سکھ دہرم کے اصول یہ ہین کہ صرف پرماتما کی پرستش کرین۔ مرد اور عورت کے حقوق برابر ہیں۔ سب کے ساتھ ہمدردی کرین کل مخلوقات کو بھائی جانین کسی مذہب کو برا نہ کہیں۔ پرماتما کی دی ہوئی اصلی صورت کو قائم رکہیں وغیرہ۔ یہ وجوہات ہیں۔ جن کے سبب سے سکھ مذہب کے عالمگیر ہونے کا دعوے پبلک کے سامنے پیش کیا گیا ہے۔

اس میں شک نہین کہ عیسائی انجیل کے اخلاق کیطرح کہ ایک گال پر طمانچہ کہا کر دوسری گال پیش کی جاوے اور کوئی ایک کوس بیگار لے جانا چاہے۔ تو خواہ مخواہ دو کوس ہی جاؤ۔ اس قسم کی اخلاقی تعلیم ان بچوں یا ناعاقبت اندیشوں کو بظاہر نظر مین پسندیدہ معلوم ہوتی ہے جو نہیں جانتے کہ تمدن کے اصول کیا ہیں۔ اور انسان کو جو قوتین خداتعالے نے عطا فرمائی ہیں اور ان قوتوں کے جو فطری تقاضے ہیں۔ ان کو پورا کرنا انسان کا فرض ہے۔ پھر تعجب تو یہ ہے۔ کہ جو لوگ ان اصول کو پیش کرتے ہیں نہ وہ خود ان پر عمل کرنے والے ہیں اور نہ ان کے بزرگوں میں سے کبھی کسی نے ان پر عمل کرکے دکہایا اور نہ ممکن ہے کہ تمدنی دنیا مین ان پر عملدرآمد ہو سکے۔

مثال کے طور پر خالصہ کے رہنما صاحب اپنے اسی اخبار کے اُسی صفحہ کو ملاحظہ کریں۔ جس پر یہ لکہا ہے کہ سکھ دہرم کے اصول میں سے ایک یہ ہے۔

کسی مذہب کو بُرا نہ کہیں

اس اصول پر عمل کرکے اسی صفحہ پر ہندو دہرم کے متعلق آپ فرماتے ہیں۔

"اُس کے اصول بہت بودے اور فضول ہیں"

"شاید بودا اور فضول کہنا ان کے نزدیک بُرا کہنے مین شامل نہیں ہے"

آپ لکہتے ہیں کہ سکھ مذہب کی خوبیوں مین سے ایک یہ ہے کہ بابا نانک صاحب کو کل دنیا مانتی ہے یہ تو کبھی نہین ہوا کہ کسی مصلح نیک مرد کو کل دنیا مان لے۔ اصل تو ملنے نہ ماننے کا ثبوت یہی کافی ہے کہ دنیا بھر مین سکھ صرف ہندوستان میں ہیں۔ اور ہندوستان میں سے بھی صرف پنجاب میں اور پنجاب کے بھی صرف بعض ضلعوں میں اس صورت مین کوئی جانتا ہی کیا ہے کہ سکھ مذہب بھی دنیا مین کوئی حیثیت رکہتا ہے یا نہین۔ مگر خیر اس بات کو جانے دو۔ سکھ صاحبان اپنے ہی وطن اور علاقہ کے جو شیلے فرقے آریہ کے گرو سوامی دیانند کی کتاب کو ذرا کہول کر پڑہیں کہ اُس نے باوا صاحب کے حق میں کیا کیا کلمات بولے ہین اور لفظوں کو جانے دو۔ ایک مورکھ کا لفظ ہی لو۔ جو دیانند نے باوا صاحب کے حق مین بولا ہے۔ کیا ایسا شخص جو مورکھ ہو۔ عالمگیر مذہب کا بانی ہو سکتا ہے؟

پھر آپ سکھ مذہب کی خوبیوں مین سے ایک بڑی خوبی یہ بیان فرماتے ہین۔ کہ سکھ مذہب پرماتما کی دی ہوئی اصلی صورت کو قائم رکہتا ہے۔ اس سے خالصہ ایڈیٹر کی یہ مراد ہے کہ سکھ صاحبان اپنے بدن کے بال نہیں کٹواتے۔ ہمیں سکھ صاحبان کے ساتھ بہت بے تکلفی کی ملاقات کا کبھی موقع نہیں ملا۔ اور ہم مان لیتے ہین کہ وہ انسان کی اصلی صورت کو قائم رکھتے ہیں یعنی ان قدرتی بالوں کو جو انسان کے بدن پر پیدا ہوتے ہیں۔ کبھی نہیں کٹواتے۔ اور اس نال اور آنول کو جو بچے کے ساتھ پیدا ہوتی ہے۔ مدت العمر اپنے پیٹ پر باندہے رکہتے ہیں اور ہاتھوں اور پاؤں کے ناخنوں کو جو قدرتاً بڑہتے رہتے ہین کبھی نہین کٹواتے۔ یہ سب کچہ ہم مان لیتے ہین مگر ہم کو یہ بات سمجھ مین نہین آئی۔ کہ اس مین کون سی خوبی مذہبی رنگ کی ہے۔ کیونکہ تمام چرند پرند اور جنگل کے بعض جانور بعض باتوں مین ایسا ہی کرتے ہیں لیکن یہ بات ان کیواسطے کسی خوبی کی نہیں سمجھی جاتی۔ بلکہ جو حیوانات انسانوں کے قبضے مین رہتے ہیں ان کا آرام اور صحت اسی مین دیکہا جاتا ہے کہ خاص موسموں مین بعض کے بال کٹوائے جاتے ہیں یا ناخن درست کرائے جاتے ہیں۔ اور اگر ایسا نہ کیا جاوے۔ تو جانور کی صحت پر بُرا اثر پڑتا ہے۔ خیر اس معاملہ مین چونکہ خالصہ صاحبان زیادہ تجربہ کار ہین۔ اس واسطے ہم امید کرتے ہیں۔ کہ وہ اس پہلو پر کافی روشنی ڈالنے کی سعی فرماوین گے۔

لیکن خالصہ صاحبان کو یاد رکہنا چاہیئے کہ مذہب کے معنے صرف یہ نہیں کہ چند ایک اخلاقی باتیں بیان کردی جاوین۔ اگر صرف اتنے کا نام مذہب ہے۔ تو پھر سعدی کا کریما اور چھوٹے چھوٹے پندنامے اور نصائح کی کتابیں سب کی سب بجائے خود ایک مذہب کا بانی ہونے کا دعوے کر سکتی ہین۔ عالمگیر مذہب وہ ہے۔ جو انسان کے واسطے اس کے تمام رُوحانی قویٰ کی پرورش کے ذرائع بتلائے۔ اور تمام دنیا مین ہر ملک کے رہنے والے اور ہر آب وہوا میں پرورش پانے والے اُس پر عمل کر سکین اور تمدن انسانی کے ہر ایک اسٹیج پر یعنی محکوم ہونے کی صورت مین اور حاکم ہونے کی حالت مین ہر مقام پر انسان کی راہبری کرے۔

اس جگہ مجہے ایک واقعہ یاد آیا ہے۔ جو حضرت مولوی نورالدین کے ساتھ پیش آیا اور وہ اس طرح سے ہے۔ کہ ایک سکھ سردار نے جو آپ کے پاس اپنے بعض اغراض کی وجہ سے بہت آیا جایا کرتا تھا ایک مجلس مین جہان مذاہب کی خوبیوں کا تذکرہ تہا۔ آپ کی خدمت مین یوں عرض کیا کہ گرنتھ صاحب ایک ایسی کتاب ہے۔ جس پر کوئی اعتراض نہین ہو سکتا کیونکہ اس مین صرف توحید آلہی اور اخلاقی باتون کا تذکرہ ہے اور [illegible] امر قابل اعتراض نہین۔ پس ماننے کے قابل صرف یہی ایک مذہب ہے۔ اور آپ کو چاہیئے کہ آپ اس مذہب مین داخل ہو جاوین۔ مولوی صاحب نے فرمایا۔ بے شک ہم تو ہر ایک راستی کو قبول کرنے کے واسطے ہر وقت طیار ہیں۔ آپ اپنی ماں یا بہن کے ساتھ شادی کرین۔ اس شادی کے جلسہ مین ہم بھی شامل ہوکر اُسی جگہ پوہل لے لین گے (یعنی سکھ بن جائینگے) وہ حیران ہوا کہ یہ کیا جواب ہے اور سمجھ نہ سکا۔ تب مولوی صاحب نے اس کو سمجھایا کہ سچا اور عالمگیر مذہب وہ ہے۔ جو صرف اخلاق کو نہ بیان کرے۔ بلکہ تمام قواعد شریعت متعلق عقاید اخلاق اور تمدن بیان کرے۔ جب گرنتھ آپکے نزدیک کامل کتاب ہے اور اس مین یہ نہین لکہا کہ ماں بہن کے ساتھ نکاح ناجائز ہے۔ تو اس کے رُو سے تو جائز ہوا تب سردار صاحب نے فرمایا یہ بات اور مذہب والوں سے لے لین گے۔ مولوی صاحب نے فرمایا پھر ویسے مذہب کو قبول کرنا نامناسب ہے۔ جو دوسرے مذہب کا محتاج ہے۔

ایسا ہی عیسائیوں کا مذہب ہے جسمیں لکہا ہے کہ کوئی تجھ سے کُرتا مانگے تو جُبہ بھی دیدے۔ یہ مذہب ان لوگوں کے واسطے درست تہا جو نہایت کمزوری کی حالت مین تھے اور دشمنون کے آگے تاب مقابلہ نہ رکہتے تھے اور ڈرتے ڈرتے اپنے دن گزارتے تھے۔

لیکن آج اگر عیسائی سلطنتیں اس پر عمل کر کے اپنا سچا عیسائی ہونا ثابت کرنا چاہیں تو ایک آن میں تمام سلطنتیں ان کے ہاتھ سے نکل جاویں۔ معمولی بات ہے۔ جاپان روس سے کیا مانگتا تھا۔ اگر روس سچا عیسائی ہوتا تو کویا بھی دیتا اور اس کے ساتھ سائبیریا کا ملک بھی روس کی قدر کرتا مگر ایسا کون کر سکتا ہے۔ پس دو باتوں میں سے ایک بات درست ہے، یا تو عیسوی مذہب ایسا ہے۔ کہ کوئی اس پر عمل کر ہی نہیں سکتا اور یا دنیا میں آج کوئی سچا عیسائی نہیں ہے۔ ہر دو صورتوں میں یہ مذہب عالمگیر مذہب یا خدا کی طرف سے بھیجا ہوا مذہب قرار نہیں دیا جا سکتا۔ یہی حال سکھ مذہب کا ہے۔ بلکہ عیسائیوں کے پاس تو پھر توریت کی شریعت کا مجموعہ موجود ہے۔ گو وہ عمل کرنے کے واسطے نہیں لیکن سکھوں کے پاس تو کوئی کتاب بھی شرعی قوانین کی موجود نہیں۔

ہاں ایک صورت میں سکھ مذہب عالمگیر مذہب کہلا سکتا ہے۔ اور وہ یوں ہے کہ سکھوں کے گرو باوا نانک صاحب تھے۔ اور جیسا کہ ثابت ہو چکا ہے باوا صاحب موصوف دل سے سچے مسلمان تھے۔ اور رات دن اپنے گلے میں ایک چولا رکھا کرتے تھے۔ جس پر من جملہ دیگر آیات قرآنی کے ایک یہ آیت لکھی ہوئی تھی کہ

اِنَّ الدِّینَ عِندَ اللّٰہِ الاِسلام

ترجمہ۔ سچا دین خدا کے نزدیک اسلام ہی ہے

اسلام ہی باوا صاحب کا مذہب تھا۔ پس اگر ہمارے خالصہ ایڈیٹر صاحب اپنے مضمون کی سُرخی یوں جمائیں کہ

باوا نانک صاحب نے مذہب عالمگیر اختیار کیا تھا

تو یہ بات ہر حالت میں صحیح ثابت ہوگی اور ہم ہر طرح سے طیار ہیں کہ خالصہ صاحب کی اس معاملہ میں تائید کریں۔ اگرچہ گزشتہ میں بھی باوا صاحب موصوف سے بالصراحت یہ ظاہر کیا ہے۔ کہ وہ ایک کلمہ گو اور نماز کے پابند مسلمان تھے تاہم چولا صاحب ان کے اسلام کی ایک زندہ گواہی آج تک موجود ہے۔ اور خالصہ صاحبان کے واسطے ضروری ہے کہ ان لکھے ہوئے مضامین پر پورا غور کر کے اپنے دین کو ہندو ازم اور آریہ ازم سے بکلی خالص کر کے مخلصان محمد ہو جاویں۔

یہی پاک چولا ہے سکھوں کا تاج
یہی کابلی مل کے گھر میں ہے آج
یہی ہے کہ نوروں سے معمور ہے
جو دُور اس سے اُس سے خدا دور ہے
یہی جنم ساکھی میں مذکور ہے
جو انگد سے اس وقت مشہور ہے
ذرا سوچو سکھو یہ کیا چیز ہے
یہی چھوڑ کر وہ ولی مر گیا
نصیحت تھی مقصد ادا کر گیا
اُسے مردہ کہنا خطا ہے خطا
کہ زندوں میں وہ زندہ دل جا ملا
یہ تحریر چولہ کی ہے اک زبان
سنو وہ زباں سے کرے کیا بیان
کہ دینِ خدا دینِ اسلام ہے
جو ہو منکر اس کا بد انجام ہے
تجھے چولے سے کچھ تو آوے حیا
ذرہ دیکھ ظالم کہ کر تُو نے کیا
گرو جس کے اس رہ پہ ہووے فدا
وہ چیلہ نہیں جو نہ دے سر جھکا
وہ سوچیں کہ کیا لکھ گیا پیشوا
وصیت میں کیا کہہ گیا برملا
کہ اسلام ہم اپنا دین رکھتے ہیں
محمدؐ کی رہ پر یقین رکھتے ہیں
اٹھو سونے والو کہ وقت آگیا
تمہارا گرو تم کو سمجھا گیا

[illegible]

تصویر۔ پرچہ اہلحدیث کو حضرت اقدس کے اُس فوٹو پر جو ولائت بھیجنے کے واسطے لیا گیا تھا۔ اعتراض کرتے ہوئے اور اُسے خلاف شرع قرار دیتے ہوئے بہت جلد اپنی جیب کے پیسوں کی طرف دھیان آگیا تو فرماتے ہیں "الضرورت تقدر بقدرہا۔ ضرورت اپنے اندازہ ہی پر رہا کرتی ہے۔ مثلاً ایک شخص لق و دق جنگل میں ہے۔ جہاں پر کوئی چیز کھانے کی اس کو میسر نہیں ہو سکتی ہے۔ تو بحکم قرآن اس کو سور مردار کا کھانا جائز ہے۔ مگر آبادی میں آن کر جائز نہیں۔ اسی طرح روپیہ پیسہ پر جو تصویر ہے۔ سلطنت کے حکم کی مجبوری سے ہے۔" روپے پیسے کے واسطے سور اور مردار کی مثال آپ کو خوب سوجھی۔ اور سلطنت کے حکم کی مجبوری کی بھی خوب کہی۔ بھلا آپ کو اپنے دنیوی اغراض کے واسطے روپے پیسے کا سؤر رات دن بغل میں رکھنا جائز ہے تو ایک شخص کو دینی ضرورت کے واسطے یورپ امریکہ کو اپنی تصویر بھیجنا جائز نہیں ہے جہاں اس قسم کے بافراست انسان موجود ہیں۔ ایک کا خط میرے پاس موجود ہے۔ جس نے صرف تصویر دیکھ کر یہ پہچان لیا تھا کہ یہ شخص مسیح موعود ہے۔ اصل میں بات یہ ہے۔ کہ ہمارے گوشہ نشین اس علم سے بالکل بے بہرہ ہیں کہ بذریعہ تصاویر دنیا میں کیسے کیسے مفید کام ہو رہے ہیں۔ ہاں وہ تصویر اور مصوری۔ گناہ ہے۔ جو بت پرستی کے واسطے اور دیگر بد نیتوں سے کی جائے۔ ورنہ الاعمال بالنیات کو دیکھنا چاہیئے۔

علمائے زمانہ۔ امرتسر کے محمد شریف صاحب ڈپٹی کلکٹر نے بذریعہ ایک اشتہار کے جس کا نام اعلان حق رکھا ہے۔ اور جو کہ پرچہ اہلحدیث میں بھی چھپا ہے مولوی لوگوں کو دین کی آڑ میں نفسانیت کے ساتھ ایک دوسرے سے لڑنے جھگڑنے والا بتلا کر اور بعض خاص واقعات کا ذکر کر کے اپنی کسی خاص مسجد میں ایسے مولویوں کو وعظ کرنے سے روکا ہے۔ اور عام مسلمین کو بھی ان مولویوں سے بچنے کی ہدایت کرتے ہوئے کہا ہے کہ "اب وہ وقت نہیں رہا کہ ... دین و اسلام کی باگ علماء بے باک کے ہاتھ میں دی جاوے۔ بلکہ اپنی حفاظت ہم پر خود واجب ہے۔ کیوں کہ تجربہ سے ثابت ہو رہا ہے کہ زمانہ کی آزادی نے اکثر علماء آزاد منش کے خیالات کو اسلام کی تخریب میں مصروف کیا ہوا ہے"

قلعہ کانگڑہ جو ۴۔ اپریل ۱۹۰۵ء کے زلزلے کے صدمہ سے گر کر بالکل منہدم ہو گیا تھا اب اس کی مرمت نہیں کی جائے گی اور قلعہ کے کھنڈرات اس عظیم الشان نشان مسیح موعود کی گواہی دینے کے واسطے ہمیشہ موجود رہیں گے۔ تاکہ آنے والی نسلوں کے واسطے موجب عبرت ہوں۔

قاری شاہ سلیمان پھلواری نے ندوۃ العلماء سے علیحدگی کا اعلان بذریعہ اخبار کر دیا ہے۔ یہ نہیں ظاہر فرمایا کہ علماء سے کنارہ کشی سے اُن کی مراد کیا ہے۔ آیا وہ خود اب عالم نہیں رہے یا باقی سب کو وہ اب عالم نہیں سمجھتے؟ غالباً وہ پہلی بات بیان کریں گے۔ گو حق یہ ہے۔ کہ ہر دو یکساں ہیں۔

نو مسلم۔ سومباسا میں ایک متمول انگریز خاندان کا ایک نوجوان بطیب خاطر مسلمان ہو گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ استقامت عطا فرماوے۔

سلطان روم۔ کی لڑکی بیمار ہو گئی تھی۔ اب آرام ہے۔

عبد الحکیم مُرتد کا شور و شر

ڈاکٹر عبد الحکیم کو مرتد کہنے سے مُراد یہ صرف نہیں ہے کہ وہ حضرت مسیح موعود کا پہلے مُرید تھا۔ اور اب نہیں رہا۔ بلکہ وہ اس واسطے بھی مرتد ہے۔ کہ پہلے وہ حضرت محمد رسول اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانا انسان کی نجات کے واسطے ضروری جانتا تھا۔ اور اب اس کا یہ عقیدہ ہے کہ حصول نجات کے واسطے اور بہشت میں داخل ہونے کے لئے آں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر اور قرآن شریف پر ایمان لانا نہ پہلے کبھی ضروری تھا اور نہ اب ضروری ہے۔ اُس کے نزدیک یہودی۔ عیسائی۔ آریہ۔ سناتن برہمو۔ جینی۔ بدھ۔ سب اپنی جگہ نجات کو حاصل کر سکتے ہیں۔

اُس کے اس عقیدہ کو اخبار اہل حدیث نے تو غلط قرار دیا ہے۔ گو بہ سبب اُس بغض کے جو پرچہ اہل حدیث کے ایڈیٹر کو سلسلہ احمدیہ کے ساتھ ہے ڈاکٹر عبد الحکیم کے مضمون کو اپنی اخبار مین شائع کر دیا ہے مگر لاہور کے بعض مسلمانوں نے اس کی امداد ہر طرح سے کی ہے اور اس کی تعریف میں لمبی لمبی تقریرین کی ہین۔ جن مین سے ایک مشہور مسلمانوں کے اخبار نویس ایڈیٹر صاحب پیسہ اخبار ہیں۔ ممکن ہے کہ منشی محبوب عالم صاحب کا بھی یہی مذہب ہمیشہ سے ہو۔ یا اب ڈاکٹر صاحب کی محبت کے اثر سے ہوگیا ہو۔ ہمیں اس سے کوئی غرض نہیں۔ کیونکہ ہم تو پہلے سے جانتے ہیں۔ کہ سلسلہ حقہ احمدیہ کی مخالفت کی شامت ان لوگوں کو کھینچ کھینچ کر بالآخر اُس جگہ تک پہنچا دے گی۔ جہاں پہنچنا ان کے واسطے یہودیوں کا کامل مثیل ہونے کے لئے ضروری ہے۔ لیکن اس جگہ ہمارا سوال یہ ہے کہ جس صورت میں تمام مذاہب اپنی اپنی جگہ نجات پا سکتے ہین۔ اور ایک یہودی آں حضرت کو نہ مان کر بھی بہشت میں چلا جائے گا۔ تو کیا وجہ ہے کہ ایک احمدی ڈاکٹر عبد الحکیم صاحب کو نہ ماننے کے سبب دوزخی قرار دیا جاتا ہے۔ جو ڈاکٹر صاحب اپنے لیکچروں اور تقریروں مین بیان فرماتے ہین۔ بھلا ڈاکٹر صاحب ہی بتلائین یا ان کے نئے دوست منشی محبوب عالم صاحب اس امر پر روشنی ڈالین کہ جب آنحضرت تک کا ماننا کوئی ضروری امر نہین تو ڈاکٹر عبد الحکیم کے ان الہامات کا ماننا کیوں ضروری ہے۔ جن کی وجہ سے ہم لوگ کافر قرار دیئے جاتے ہین۔

باقی رہا ڈاکٹر صاحب کا سلسلہ حقہ کی مخالفت میں شہر بشہر سرگردان پھرنا اور جا بجا مخالفانہ تقریریں کرنا اور رسالجات شائع کرنا۔ سو ڈاکٹر صاحب یاد رکھیں اور دنیا گواہ رہے کہ ڈاکٹر صاحب کا یہ عام جد و جہد بیکار جائیگا۔ اور الٰہی سلسلہ کو وہ ایک ذرہ برابر بھی نقصان نہ پہنچا سکیں گے اور بالآخر وہ اپنے پہلے گذرے ہوئے ساتھیوں کی طرح سخت ناکامی کا مُنہ دیکھیں گے۔ اے ڈاکٹر عبد الحکیم جس عمارت کو خدا تعالیٰ بنانا چاہتا ہے اور بنا رہا ہے۔ اس کے گرانے کے واسطے تو سارا زور لا اور اپنے تمام ساتھیوں کو جمع کر اور ہر طرف سے اپنے واسطے مددگار بنا۔ پر یاد رکھ کہ تو اس زبردست ہاتھ کے مقابلہ میں ایک مردہ کیڑے سے بڑھ کر قوت نہیں رکھتا۔

ہمارے نزدیک تمہارے جیسوں کا وجود کسی نقصان یا غم کا موجب نہیں بلکہ ہم جانتے ہین اور یقین رکھتے ہین۔ کہ تم لوگ بھی خدا کی طرف سے سلسلہ حقہ کے واسطے ایک خدمت پر لگائے گئے ہو۔ کیونکہ تمہارا شور و غوغا بہتیروں کو جو ہنوز بے خبری میں تھے۔ خبردار کر رہا ہے۔ اور مومنوں کو اس امر اہم کی طرف توجہ دلا رہا ہے۔ پس اٹھو اور اپنا پورا زور خرچ کرو۔ اور ان لوگوں کو جو تھک کر سو گئے ہیں۔ مثلاً مولوی محمد حسین صاحب بابو الٰہی بخش صاحب۔ پیر گولڑوی صاحب وغیرہ ان کو بھی جگاؤ۔ اور ڈھارس بندھواؤ۔ کہ ہنوز ہل چل کا سامان باقی ہے۔ خاموش بیٹھ رہنا مناسب نہیں۔

دنیا خود دیکھ لیگی کہ انجام فتح کس کے ساتھ ہو

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

مجبی ام محمد صادق صاحب ایڈیٹر بدر۔ السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ چند اشعار در مدح امام زمان علیہ السلام ارسال خدمت اند۔ برائے مہربانی در اخبار گوہر بار درج فرمودہ ممنون و مشکور فرمائید۔

نظم

اے مسیح و مہدی دور زمین

اے امام و مرشد و ہادی من

آمدی اے مہدی آخر زمان

در مقام پاک جائے قادیان

آمدی اے رہبر ہر دو جہاں

آمدی اے رہنماءِ گمرہان

آمدی اے آفتاب پُر ضیاء

آمدی تا دین را بخشی ضیاء

آمدی اے احمدِ آخر زماں

آمدی اے پیشوائے خادماں

آمدی اے غمگسار دین ما

آمدی بر وعدۂ رب السما

ور تو تابد نور حق لامکاں

بر تو بارد آسماں صدہا نشاں

مرحبا اے خادم دین نبی

مرحبا اے مقبل رب غنی

مرحبا اے دستگیر بیکساں

مرحبا اے ہادی راہ جناں

زندہ کردی دین احمد اے امام

حکم تکفیرت چرا کردند عام

عامیاں از حکمتِ حق غافل اند

گر گروہ عالمان و فاضل اند

من چہ گویم وصفِ تو اے نیک نام

خود چو صفت کردہ آں خیر الانام

کن دُعا بہرِ منِ مسکین فقیر

اے امام با صفا روشن ضمیر

عبد الغنی۔ از گلگت۔

خوفناک حادثہ

۲۹ - مئی کو قصبہ با مروغیع گنٹا احاطہ مدراس میں ۲۰۰ مکانات حادثۂ آتش زدگی سے خاکستر ہو گئے۔

وسلم ڈاکٹر اڈرکسر نیٹ جو ایک ذی علم آدمی مانا جاتا ہے مسلمان ہو گیا ہے۔ اور اس کی بیوی نے بھی اسلام قبول کر لیا ہے۔

کاسک۔ عیسائی کثرت سے مسلمان ہو رہے ہین

جس کو خدا رکھے اُسے کون مار سکتا ہے۔ چلتی گاڑی مین ایک ظالم نے ایک مسافر کو ہاتھ پاؤں باندھ کر دریائے سندھ مین پھینک دیا۔ جہاں ایک کشتی والا معہ کشتی موجود تھا۔ اُس نے جھٹ دریا سے نکال کر کشتی میں ڈال دیا۔ مجرم پانچ سال قید با مشقت کی سزا پا گیا۔

ایک پادری صاحب کا خط
بنام حضرت مسیح موعودؑ

حضرت مسیح موعودؑ کی تحریر اور تقریر دن بدن دجّال کو پگھلا اور گلا رہی ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضل اور رحمت کے ابر کی خوشبو آنے لگی ہے ہر طرف سے عیسائیت کو تباہ کرنے کے سامان پیدا ہو رہے ہیں۔ خود یورپ امریکہ عیسائیت کی مخالفت میں اٹھ کھڑا ہوا ہے۔ ادہر جاپان کے بادشاہ کے مسلمان ہونے کی خبریں نیک فال پیدا کر رہی ہیں۔ ذیل میں ہم ایک پادری صاحب کا خط شائع کرتے ہیں۔ جو حضرت کے نام آیا ہے۔ عنقریب پادری صاحب خود ہی اپنا نام پبلک ظاہر کرین گے۔ (ایڈیٹر)

عالی جناب حضرت اقدس مرزا غلام احمدؑ صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ واضح ہو۔ کہ مین ایک عیسائی تھا۔ لیکن اب کچھ عرصہ سے میں آپ کے معاملہ مین غور کر رہا تھا۔ اور چونکہ ایک احمدی میرے پاس اکثر آیا جایا کرتے تھے وہ اکثر آپ کا ذکر کیا کرتے تھے۔ اور گاہے گاہے کتابیں بھی دیا کرتے تھے۔ مجھے آپ کی نسبت شوق بہت بڑھ گیا۔ اگرچہ پہلے پہلے مین نے بہت سی باتوں مین مخالفت بھی کی۔ لیکن چوں کہ احمدی دلائل کچھ ایسے زبردست ہین کہ مجھے سر تسلیم خم کرنا پڑا۔ مین اس بات پر ہرگز مطمئن نہ تھا کہ کفارہ کافی ہے اور کہ نجات اس سے حاصل ہو سکتی ہے لیکن اب میں یہ کہنے کے قایل ہوں کہ ہاں اسلام ضرور نجات دلاتا ہے کیوں کہ وہ سکہاتا ہے کہ اپنے آپ کو اللہ کے راہ مین قربان کرو۔ پس اگر خدا ہے اور یقیناً وہ ہے۔ تو یہ صاف ظاہر ہے۔ کہ وہ اپنے پر فدا ہونے والے کو کبھی ضائع نہیں کرتا میں اس مسیح کی لعنتی موت کا قائل نہیں رہ سکتا۔ کیوں کہ مسیحؑ کی یہ ہتک ہے۔ اور انجیل سے یہ ثابت نہیں ہو سکتا کہ وہ حضرت صلیب پر یا صلیب کے صدمہ سے مر گئے ہوں اور خود مسیح کے صلیب پر چڑھائے جانے کے باعث خدا کی ناراضمندی اور غضب کا زلزلہ کی صورت مین ظاہر ہونا کافی ثبوت ہے کہ خدا نے اُسے ضرور اس لعنتی موت سے بچا لیا ہے۔ کیوں کہ اس کی ناراضگی کی حالت مین کب کوئی کام ہو سکتا اور اگر وہ کفارہ پر خوش ہوتا۔ تو ہرگز اپنی ناراضگی زلزلہ اور آندہی کی صورت مین نہ دکہاتا۔ میرے عیسائی دوست تو مجھے ضرور بھلا برا کہیں گے مگر مین ذرا بھی پرواہ نہیں کرتا۔ توریت وانجیل دونوں اس بات پر متفق ہیں کہ مسیح کی آمد ثانی کا یہی وقت ہے۔ پہر اگر آپ مسیح نہیں تو چاہیئے کہ کوئی اور ہی مسیح ہو مگر چوں کہ تمام نشانات آپ کے حق مین فیصلہ دیتے ہیں۔ میں مجبور ہوں کہ آپ کو ہی مسیح مان لوں۔ اور میں امید کرتا ہوں کہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوں گا اور اب بذریعہ خط ملتجی ہوں۔ کہ آپ مجھے اپنی بیعت مین لے لیجئے اور میرے حق مین دُعا کرین کہ میرا خاتمہ بالخیر ہو اور میرا انتقال اسلام پر ہو اور حشر ونشر آپ کے ساتھ ہو۔ اور میں اب صدق دل سے اقرار کرتا ہوں کہ خدا واحد لاشریک ہے۔ اُس کا کوئی بیٹا نہیں اور مسیح ایک رسول ہیں۔ اور آں حضرت (محمدؐ صلی اللہ علیہ وسلم) تمام انبیاء کے سردار ہیں اور یہ کہ آپ وہی ہیں جن کی بابت توریت انجیل مین لکہا ہے۔ کہ جب مری پر مری اور قحط پر قحط پڑے گا۔ اور جابجا سخت بہونچال آوین گے اور چاند اور سورج اور ستاروں میں نشانات ہوں گے۔ تب ایک شخص آئے گا جو مسیح ثانی ہوگا۔ جیسے کہ ایلیا کا آنا تہا اسی رنگ میں مسیح کا آنا ہوگا۔

اب جو نام تجویز فرمادین وہی رکھوں +

ڈاک ولائیت

اناجیل کی زبان۔ ڈبلیو ہنری بر صاحب بہت تحقیقات کے بعد فرماتے ہیں کہ زمانہ ریوایول سے پہلے علوم یونانی کی تحصیل کا کوئی رواج نہ تہا اور یوسی بیس کی تاریخ پہلے یونانی مین لکھی نہ گئی تہی۔ بلکہ پندرہوین صدی میں کسی شخص نے اس کو یونانی زبان مین ترجمہ کیا تہا۔ ایسا ہی اناجیل بہی پہلے یونانی زبان مین لکھی نہ گئی تہی۔ بلکہ بعد میں ان کا ترجمہ یونانی زبان مین کیا گیا تہا۔

یہ بات بر صاحب کی بہت درست معلوم ہوتی ہے کیوں کہ یونانی یسوع اور اس کے ساتھیوں کی مادری زبان نہ تہی۔ اور نہ یسوع کے زمانہ میں یہ رواج ہی تھا۔ کہ لوگ یونانی زبان کی تحصیل کرین۔ اوّل تو یہود اپنی مقدس زبان کے متعلق بہت ہی متعصب تھے اور عبرانی کے سوائے کسی دوسری زبان کے سیکہنے کو جائز ہی نہ جانتے تھے۔ دوم۔ اگر کسی مجبوری کے سبب ان کو کوئی زبان سیکھنی بہی پڑی۔ تو وہ حاکم وقت کی زبان ہو سکتی تہی۔ یعنی لاطینی نہ کہ یونانی۔

حقوق النساء جے ہوسٹی فن سن صاحب نے اخبار سرچ لایٹ مین اس بات کو ثابت کیا ہے۔ کہ دین عیسوی سے بڑھ کر کوئی مذہب عورتوں کے حقوق کو زائل کرنے والا اور ان کی حالت کو تباہ کرنے والا نہین ہے۔ وہ لکھتے ہین۔ مدت تک پادریوں کا یہ مذہب تہا کہ عورتون مین کوئی رُوح نہین ہوتا۔ بعض لوگ کہا کرتے ہین کہ یورپ مین تہذیب عیسوی مذہب کے قبول کرنے کا نتیجہ ہے یہ بات بالکل غلط ہے۔ بلکہ یورپ مین تہذیب اس امر کا نتیجہ ہے کہ دانا لوگوں نے بائبل کے غلط عقائد کو چہوڑ کر سائنس کی طرف توجہ کی اور علم طبعیات کے ذریعہ حقائق قدرت کو تلاش کیا۔ اور بائبل کی باتون پر ایمان لانا ترک کر دیا۔

یسوع جو عیسوی مذہب کا بانی تہا۔ اس نے خود ایسا ظلم کیا کہ مرد اور عورت کے تعلق کو ہی قطع کر دیا۔ گویا کہ یہ ایک گناہ تہا۔ اور ساری عمر مین نکاح نہ کر کے ایک بہت بری مثال اپنے مریدون کے واسطے قائم کی۔ جس کے مطابق عورتین عیسائی کلیسیا مین بہت ہی ذلیل ہوگئین۔ کیوں کہ کوئی مقدس آدمی نکاح کرنا اپنے واسطے جائز نہیں جانتا۔ پہر یسوع نے اپنی ماں کو حقارت آمیز الفاظ سے خطاب کر کے ماں کی بے عزتی کی ایک بری مثال دنیا مین قائم کر دی۔ آج کل یورپ میں عورتوں کو جس قدر آزادی حاصل ہے یہ سب ان لوگوں کی محنت اور سعی کا نتیجہ ہے جنھون نے بائبل کے اقوال اور مسائل کی پرواہ نہ کر کے قوم میں کوشش کی۔

پادری جانسٹن صاحب جو نیویارک کے ایک گرجہ کے پیش امام ہین تحریر فرماتے ہیں کہ اگر ہر ایک شخص یسوع مسیح کی زندگی کی نقل اختیار کرے۔ تو دنیا سے تمام تجارت۔ سائنس زراعت اور تمام کاروبار یک دفعہ مفقود ہو جادین۔

پروفیسر بھیوڈی کم صاحب نے اپنی کتاب کا دوسرا حصہ شائع کیا ہے اور اس حصہ مین یہ ثابت کیا ہے کہ بائبل مین بہت سی باتیں جعلی ڈال دی گئی ہیں جو پہلے اس مین نہ تہیں۔ اس میں لکھا ہے کہ یسوع کے بعد چھ سو سال تک بائبل مین دخل بے جا برابر ہوتا رہا ہے قیاس کرنے کی بات ہے۔ کہ جس کتاب میں چھ سو سال تک ناجائز مداخلت کی جا چکی ہو۔ اس کا کیا حال ہو گیا ہوگا۔ ان کا قول ہے کہ متی کی انجیل مین بعض آیات سنہ عیسوی مین ڈالی گئی تہین۔

اے۔ ایس۔ نیخٹ صاحب فرماتے ہیں کہ پادری لوگ دوسروں کو وعظ کرتے ہیں مگر خود کچھ نہیں کرتے کوئی ذہین اور فہیم آدمی انکی باتون پر یقین نہین کر سکتا۔ گذشتہ ۲۵ سال کے اندر قریب چار ہزار

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

حربۂ آسمانی

نمبر ۱

گذشتہ اشاعت سے آگے

باقی حساب یوں سمجھ لیجئے۔ ۱۲ بجے مقدمہ عدالت پلاطوس میں پیش ہوا۔ جس پر دو گھنٹہ کم از کم صرف ہوئے۔ ۲ بجے سپاہیوں کے حوالہ مسیح کیا گیا۔ انہوں نے جو کچھ کرنا تھا اور کیا اس کا کچھ حال پہلے میں لکھ چکا ہوں۔ کم از کم ایک گھنٹہ ان کی کارروائی میں صرف ہوا۔ اب تین بج گئے۔ تو مسیح صلیب پر چڑھایا گیا اور بوقت عصر جو درمیان ہے۔ چار پانچ بجے کے دفن ہو گیا۔ یہ قریباً دو گھنٹے نہیں ہوئے۔ تو کیا ہوا۔ پس بموجب اس قول کے مرزا صاحبؑ نے قریباً دو گھنٹہ تک صلیب پر رہنا لکھا ہے۔ اگر آپ اس قول کی بھی تکذیب کریں گے۔ تو بعد دیکھنے دلائل تکذیب کے ہم حضور علیہ السلام کا قول دو گھنٹہ تک رہنا بھی چھوڑ دینگے مگر اس سے مرزا صاحب کے قول کی تکذیب نہیں ہوگی کیوں کہ وہ ایک مذہب عیسوی اور عیسائی مفسر کے تفسیر کے مطابق دو گھنٹہ فرماتے ہیں۔

تیسرا دعوی حضرت اقدس علیہ السلام کا "وہ تین گھنٹے صلیب پر رہا" ہے اور یہ حد انتہائی ہے مدت صلیب مسیح کی جس سے زیادہ نہ مرزا صاحبؑ نے فرمایا۔ اور نہ آپ ثابت کر سکتے ہیں۔ اس کا ثبوت بھی آپ لیجئے۔

انجیل یوحنا باب ۱۹/۱۴ میں لکھا ہے کہ "وہ پلاطوس ...... مسند پر بیٹھا اور فسح کی تیاری کا دن تھا۔ اور چھٹے گھنٹے کے قریب تھا۔ جبکہ ۱۲ بجے مسیح کا مقدمہ بھی پیش ہوا تو ۹ بجے صلیب پر کیسے چڑھا گیا۔ دو گھنٹہ فیصلہ مقدمہ کے ایک گھنٹہ سپاہیوں کے مذاق و ٹھٹھے کا۔ ۱۲ بجے سے ۳ بجے تک تو یہ وقت نکل گیا۔ ۶ بجے سے پیشتر بوجہ سبت کے اس کو دفن کیا گیا تھا۔ اس کا ثبوت کہ چھ بجے سے پیشتر وہ دفن کیا گیا لوقا ۲۳/۵۴ میں لکھا ہے کہ یوسف نے جب مسیح کو قبر میں رکھا تو وہ تیاری کا دن تھا۔ اور "وہ سبت کا دن نزدیک تھا" پس ۳ بجے وہ صلیب پر چڑھایا گیا اور چھ بجے سے قبل وہ دفن ہو چکا۔ تو تین گھنٹے سے بھی کم وقت صلیب پر رہا یا نہیں۔ اس پر آپ مرزا صاحب علیہ السلام کے دونوں قول پیش کر کے دیکھ لیں۔ یعنی "وہ تین گھنٹہ تک صلیب پر رہا" اور "وہ تین گھنٹے کے اندر صلیب سے اُتار لیا" کیسے صادق اور راست آتے ہیں۔ تین گھنٹہ سے زیادہ مسیح کا لٹکنا ہرگز ثابت نہیں کر سکتے ہو۔ دیکھئے ہم ایک اور ثبوت آپ کو دیتے ہیں کہ مسیح پانچ بجے ہی گاڑا گیا۔ کتاب تعلیم الایمان (جو ایک امریکن عیسائی ڈاکٹر جان ملڈول کے انگریزی تصنیف مطبوعہ ۱۸۳۸ء) کا ترجمہ اُردو ہے اور مطبع امریکن مشن لودیانہ میں ۱۸۶۹ء کو چھاپی گئی اس کتاب میں عقائد یقینی عیسائیوں کی لکھی گئی ہیں۔ اس کے صفحہ ۹۱ پہلی فصل میں لکھا ہے "کلام الٰہی سے معلوم ہوتا ہے کہ مسیح یہودیوں کے سبت سے پہلے یعنے جمعہ کے دن مصلوب ہوا اور قریب تیسری پہر دن کے یعنی تخمیناً تین بجے کے وقت جان بحق ہو کے دنگی گیارہویں گھڑی یعنی شام کے پانچ بجے گاڑا گیا۔ انتہی بلفظہ

اور عماد الدین و کلارک بھی قریب عصر اس کا دفن ہونا لکھتے ہیں صـ ۲۱۶ تفسیر انجیل متی۔ بارہ بجے مقدمہ کا پیش ہونا عدالت پلاطوس میں یوحنا کے بیان سے ثابت ہے بارہ سے ۵ بجے تک کل پانچ گھنٹے ہوتے ہیں۔ ان پانچ گھنٹوں میں ایک ملزم عدالت میں بھی پیش ہو چکتا ہے۔ حکم قتل بھی صادر ہو جاتا ہے۔ اسباب قتل بھی ناگفتہ بہ طور پر بہم پہنچائے جاتے ہیں۔ پھانسی پر لٹکایا جا کر اوتارا بھی جاتا ہے۔ دفن بھی کر دیا جاتا ہے سب کچھ پانچ گھنٹہ میں ہی ہوتا ہے۔ اگر تین گھنٹہ اس کو صلیب پر رکھو تو دو گھنٹہ بقایا کارروائی کے لئے بالکل ناکافی ہیں۔ اور اگر تین گھنٹے کم از کم کارروائی کے لئے فرض کرلو۔ تو دو گھنٹہ کے قریب وہ صلیب پر رہتا ہے۔ والعلم عند اللہ۔ مسٹر اکبر مسیح کا نو گھنٹہ اور ۶ گھنٹے والا راگ ان کی ہے۔ مسلمہ کتب سے بے سُرا ثابت ہو گیا ہے فالحمد للہ علی احسانہ۔

اکبر مسیح کا۔ نو گھنٹے تک مسیح کو صلیب پر لٹکائے رکھنا تو ہم نہایت محکم طور سے غلط ثابت کر چکے ہیں اور ضرورت باقی نہیں رہی تھی کہ اس کے دلائل کا نقض کیا جاوے مگر ...... تا بخانہ پہونچا کر چھوڑنے کی غرض سے تردید دلائل اکبری بھی کئے دیتے ہیں۔

نصرانی۔ نو بجے صبح کے مسیح کو صلیب پر چڑھایا ہے اور اس کی دلیل آیت ۲۵ باب ۱۵ مرقس سے نقل کی ہے "اور تیسرا گھنٹہ تھا۔ کہ انہوں نے اس کو صلیب دی" صـ ۹۹

پھر تین بجے تک مسیح کا زندہ لٹکنا بیان کیا ہے "نویں گھنٹے یسوع بڑی آواز سے چلا کر بولا۔ ایلی ایلی لما سبقتانی"

مرقس ۱۵/۳۴

اس کے بعد کچھ دفعہ معلوم ہوا نہ معلوم کس قدر اور تب "یسوع نے بڑی آواز سے چلا کر جان دی" مرقس ۱۵/۳۷ یہاں تک معلوم ہوا کہ چھ گھنٹے سے زائد عرصہ گذر گیا مگر صلیب پر سے ابھی نہیں اتارے گئے۔

احمدی۔ یوحنا نے ۱۹/۱۴ میں لکھا ہے کہ مقدمہ عدالت پلاطوس میں جب پیش ہوا ... تو وہ فسح کی تیاری کا دن اور چھٹے گھنٹے کے قریب تھا۔ جبکہ ۱۲ بجے مقدمہ بھی پیش ہوا تو نو بجے صلیب دیا جانا از روئے انجیل غلط ہو گیا۔ یوحنا چشم دید شہادت دیتا ہے۔ دلیل اوّل رد ہوئی۔

دلیل دوم سوم یعنی ۳ بجے کے بعد مسیح نے چلا کر جان دی بھی غلط ہے۔ لوقا ۲۳/۴۴ میں کہتا ہے "قریب بساعت ششم بود کہ ہمہ مرز و بوم را ظلمتی فرو گرفت و تا بساعت نہم باقی بود .. .. .. و عیسےٰ باواز بلند فریاد نمودہ گفت۔ کہ اے پدر من روح خود را بدستہائے تو مے سپارم۔ و این را گفتہ وفات نمود" کتاب بچان تازہ بزبان فارسی مطبوعہ ۱۸۳۷ء اس سے ظاہر ہے کہ ۳ بجے جان دی نہ کہ بعد تین بجے کے۔ اور تعلیم الایمان بھی اسی کے موافق تعلیم دیتی ہے "وہ تین بجے کے وقت جان بحق ہوا" صـ ۱۷۹

نصرانی۔ قریباً تین گھنٹے موت کے بعد بھی مسیح صلیب پر رہا" صـ ۹۹۔ کیونکہ لکھا ہے "وہ شام کو یوسف نے پلاطوس سے لاش مانگی۔ مرقس ۱۵/۴۳ اور جب اجازت مل گئی تو لوٹ کر صلیب پر سے اس کو اوتارا۔ لوقا ۲۳/۵۳ اور شام کے ۶ بجے بعد لاش صلیب پر سے اُتارے گئے"

احمدی۔ یہ بھی غلط ہے۔ یوسف نے لاش خود نہیں اوتاری۔ بلکہ حسب درخواست یہود آغاز سبت سے پہلے تینوں کو صلیب پر سے اُتار کر ٹانگیں توڑ کر بھالا مار فارغ ہو چکے تھے۔ تب یوسف کو لاش دی گئی مدنہ بتاؤ کہ یہودیوں کی درخواست کی تعمیل یوسف کی التجا سے پہلے ہوئی تھی یا بعد میں۔ ظاہر ہے کہ پہلے ہوئی تھی اور بعد میں یوسف کو لاش دی گئی۔ چوروں کی ٹانگیں توڑنے اور مسیح کو بھالا مار چکنے اور صلیب پر سے اُتارے جانے کے بعد یوسف لاش لے گیا دیکھو یوحنا ۱۹/۳۸ "اور بعد اس کے یوسف آرمتیا پلاطوس سے اجازت لے کر یسوع کی لاش لے گیا" اور یہودی ہرگز ایسا نہ کر سکتے تھے۔ کہ ۶ بجے کے بعد ان کو صلیب پر سے اُتروا تے کیوں کہ چھ بجے کے بعد ہی ایک منٹ گزرنے پر بھی سبت شروع ہو جاتا تھا۔ پس

یہ ہرگز درست نہیں کہ ۶ بجے کے بعد ان کو اتارا - نیز دیکھو تفسیر انجیل متی ص۲۱۶ و تعلیم الایمان ص۱۷۹ کہ وہ عصر کے قریب یا پانچ بجے ہی دفن ہو چکا تھا"

خلاصہ جواب احمدی

اکبر مسیح نے دو باتیں اس بیان مدت صلیب میں لکھی تھیں اول یہ کہ مرزا صاحب نے "تین گھنٹہ" اور "دو گھنٹہ" اور "تھوڑا عرصہ" اور "چند منٹ" تک مسیح کا صلیب پر رہنا لکھا ہے - جو بوجہ اختلاف بیان کے کذب ہے دوم - یہ کہ مسیح گھنٹہ سے بھی زائد عرصہ صلیب پر رہا ہے دیکھو رسالہ ابطال مرزا ص۹۸ تا ۱۰۰

ہم نے اختلاف اقوال کی بابت یہ ثابت کر دیا کہ یہ تناقض نہیں ہے بلکہ آپ کی کتب سے بھی یہ اوقات متعین ہوتے ہیں - تفسیر انجیل متی ص۵۴۴ سے چند منٹ اور تعلیم الایمان ص۱۷۹ و تفسیر مذکور کے صفحہ ۲۱۶ سے تین گھنٹہ [illegible] ثابت ہے [illegible] اور ان تمام اوقات کو تھوڑا عرصہ کہنا اردو کا صحیح محاورہ ہے -

اور نو گھنٹے سے زائد کی بابت انجیل یوحنا اور تفسیر متی و تعلیم الایمان سے ثابت کر دیا کہ دو یا تین گھنٹہ سے زیادہ مسیح کا صلیب پر رہنا ثابت نہیں ہوتا" اب ہم مندرجہ ذیل خلاصہ جواب کا جواب الجواب اکبر مسیح سے پوچھتے ہیں

۱ - جو اختلافات ہم نے اناجیل سے بطور نمونہ پانچ کے قریب نقل کئے ہیں ان کی مطابقت کیونکر ہو سکتی ہے؟

۲ - تین اختلاف تفسیر انجیل متی مصنفہ پادری کلارک و عماد الدین کے مطابق کر کے دکھلاؤ؟

۳ - چھ گھنٹے اور نو گھنٹے کو آپ نے مختلف لکھا ہے یہ اختلاف ہے یا نہیں؟

۴ - انجیل یوحنا باب ۱۹ آیت ۱۴ میں بارہ بجے کے قریب مقدمہ مسیح کا پلاطوس کی عدالت میں پیش ہونا لکھا ہے یا نہیں؟

۵ - تفسیر انجیل متی باب ص۲۱۶ میں جو بوقت عصر مسیح کا دفن ہونا لکھا ہے یہ کس دلیل سے غلط ہے یا صحیح؟

۶ - تعلیم الایمان ص۱۷۹ میں کلام الٰہی کے حوالہ سے پانچ بجے مسیح دفن کیا جانا لکھا ہے - سچ ہے یا جھوٹ؟

۷ - چوروں کی ٹانگیں اور مسیح کی پسلی صلیب پر سے اتار کر توڑی تھیں یا صلیب کے اوپر ہی؟

۸ - اس کارروائی کے بعد یسوع کی لاش دی گئی یا اس سے پہلے؟

۹ - یہودیوں کی درخواست لاشیں اتارنے کی تعمیل ۶ بجے سبت کے آغاز سے پہلے ہوئی یا بعد اور یوسف کو لاش کب ملی؟

۱۰ - پلاطوس کی عدالت میں اور سپاہیوں کے ہاتھوں میں اور صلیب دینے کے مقام تک پہنچنے میں کس قدر عرصہ آپ تجویز کرتے ہیں -؟

۱۱ - ۶ بجے کے بعد سے سبت شروع ہوتا یا نہیں؟

الراقم

خاکسار - غلام عاجز قاسم علی احمدی خادم مسیح موعود علیہ السلام

سکرٹری انجمن احمدیہ دہلی

مورخہ ۲۶ - جون ۱۹۰۶ء

ریویو

خزینۃ المعارف - جلد اول - اس کتاب میں سورہ فاتحہ کی ان دو تفسیروں کو ایک جگہ جمع کر کے چھاپا گیا ہے - جو کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے براہین احمدیہ اور کرامات الصادقین میں درج فرمائی تھیں کرامات الصادقین عربی زبان میں ہے - مگر اس کتاب میں اردو خوانوں کی آسانی کے واسطے صرف اردو ترجمہ کر کے لکھا گیا ہے - حضرت صاحب کی بیان فرمودہ تفاسیر کے جمع کرنے کا یہ ایک عمدہ سلسلہ ہے - جس کو حکیم فضل الدین صاحب نے شروع کیا ہے - اس کتاب میں سردست سورہ فاتحہ کی دو تفسیریں ہیں - اور آئندہ جلدوں میں اور تفسیریں ہونگی یہ کتاب ۱۱۲ صفحہ پر چھپی ہے اور قیمت ۵ر رکھی گئی ہے - قادیان میں عرب صاحب عبد المحی کے پاس سے مل سکتی ہے -

الذکر - یعنی اسماء الٰہیہ اور نماز کا ترجمہ جس کو شیخ عبد الرحیم صاحب نومسلم شاگرد حضرت مولوی نور الدین صاحب نے تصنیف و تالیف کر کے بعد تصحیح مولانا صاحب موصوف چھاپ کر شائع کیا ہے - اس میں ہر صفحہ پر تین مضامین درج کئے گئے ہیں - اسمائے الٰہی اور ان کا ترجمہ اور نماز اور اس کا ترجمہ اور ارکان ایمان وغیرہ درج ہیں - کاغذ بہت اعلیٰ لگایا گیا ہے - اور چھپائی عمدہ ہے - قیمت صرف ۲ر ہے - یہ کتاب دفتر بدر سے مل سکتی ہے

مبادی الصرف والنحو - از تصنیف حکیم الامت مولوی نور الدین صاحب جس میں صرف اور نحو عربی کے قواعد اردو زبان میں طلباء کے فہم کے واسطے لکھے گئے ہیں اس کتاب کا مفید ہونا اس سے ظاہر ہے کہ یہ کس عالم کی تصنیف ہے - قیمت ۱ر - یہ کتاب عرب صاحب عبد المحی عرب قادیان سے مل سکتی ہے -

گلدستہ احمدی - یعنی سی حرفی در مدح حضرت مسیح موعود مصنفہ مولوی غلام رسول صاحب ساکن راجیکے پنجابی نظم ہے - قیمت ۱ر عرب صاحب موصوف سے مل سکتی ہے - یہ نظم بہت عمدہ ہے - اس میں سے ایک بند بطور نمونہ ذیل میں درج کیا جاتا ہے -

ق - قادیاں نوچہ رسول آیا جسدی مچی ہے دھم جہان اندر
خبراں جسدیاں وچہ صحیفیاں دے نالے باب حدیث قرآن اندر
روح مرسلاں دے ویکھ کم جسدے خورم خوشی دینال آسمان اندر
مومن وچہ جہاں دے مست پھردے جیویں بلبلاں مست بستان اندر

سیف حق - پنجابی نظم - از تصنیف میاں محمد چراغ صاحب - در مدح حضرت مسیح موعود و مہدی مسعود پنجابی زبان میں حضرت مسیح کے دعاوی کی تصدیق اور دلائل ہیں یہ عمدہ کتاب ہے - بالخصوص زمینداروں کو سنانی چاہیئے - کہ وہ اس زبان کو بخوبی سمجھ سکتے ہیں - قیمت ۲ر عرب صاحب موصوف سے مل سکتی ہے

اظہار الحق - مصنفہ میاں اللہ بخش صاحب از سید والہ - پنجابی نظم - در تائید و مدح حضرت مسیح موعود قیمت ۱ر عرب صاحب موصوف سے مل سکتی ہے

تعلیم الاسلام | مصنفہ شیخ عبد الرحمان صاحب پر مولوی شیر علی صاحب تحریر فرماتے ہیں

میں نے اس سے پہلے کبھی کسی کتاب پر ریویو نہیں کیا مگر شیخ عبد الرحمان صاحب نے مجھے کہا کہ تم اس کتاب کو پڑھ کر ضرور اسپر لکھو انکی خوشنودی کے لیے اس کتاب کو اکثر مقامات سے ریویو کے لئے پڑھا - اس کتاب میں آریہ کے اعتراضات کو بہت خوبی سے رد کیا گیا ہے اور جن جن آیات پر مخالف آریہ نے حملہ کرنا چاہا ہے - ان کی نہایت بسط سے تفسیر کی گئی ہے - عام فہم مثالوں سے مشکل مضامین کو صاف کیا گیا ہے - میں حضرت مولوی نور الدین صاحب کو مبارکباد دیتا ہوں کہ [illegible] خیالات کو ایسی خوبی سے ادا کرنے والا اور دوسروں تک پہنچا کر ان پر اتمام حجت کرنے والا پیدا کیا ہے - شیخ صاحب کی طرز تحریر پر زور ہے اور مخالف کو کچلنے اور روندنے کا خوب ڈھنگ جانتے ہیں - (ریویو لمبا ہے اختصاراً چند کلمات لکھے گئے - کیونکہ زیادہ گنجائش نہیں)

بدر النساء

چوں کہ بدر کے ناظرین میں بعض معزز احمدی خواتین بھی شامل ہیں۔ اس واسطے میں مناسب سمجھتا ہوں کہ ان کی خاطر بدر کے ایک دو کالم ہر ہفتہ میں خاص کئے جاوین۔ جن میں بالخصوص اس قسم کے مضامین ہوں جو عورتوں کے واسطے خاص طور پر مفید ہوں۔ یا خود معزز بہنوں کے ہاتھ کے لکھے ہوئے ہوں۔

یورپ امریکہ میں جہاں پادری لوگوں نے اسلام کے برخلاف جھوٹی باتیں بنا کر اپنا منہ کالا کیا ہے وہاں ایک یہ بات بھی ان ممالک کے درمیان شائع کی ہے کہ اسلام کے مذہب کے رُو سے عورتوں کا روحانیت میں کوئی حصہ نہیں اور عورتیں بہشت میں داخل نہ ہو سکیں گی۔ بلکہ موت کے ساتھ ہی ان کا رُوح فنا ہو جائے گا۔ اور ان کے واسطے آئندہ کوئی جزا و سزا کا طریق باقی نہیں ہے۔ یہ ایک ایسا صریح کذب ہے۔ جو دجال کی بھاری دجالیت پر دلالت کرتا ہے لیکن حال میں ان پادریوں کا فریب دنیا پر کھلتا جاتا ہے۔ چنانچہ تھوڑا عرصہ ہوا ہے۔ کہ جرمن میں ایک محقق نے ایک مفصل لکچر اس مضمون پر دیا تھا۔ کہ اسلام کے رو سے عورتوں کے واسطے روحانی ترقی کا میدان مردوں کی مانند کشادہ ہے۔ اور اسلام میں بہت سی عورتیں اس قسم کی گذر چکی ہیں۔ جو بہ سبب حصول معرفت الٰہی اور قرب الٰہی کے ولی اور خدا رسیدہ مانی جاتی ہیں۔

قرآن شریف سے ثابت ہے۔ کہ عورتیں اللہ تعالےٰ کے خاص فضل یعنی وحی الٰہی سے حصہ پاتی ہیں چنانچہ حضرت موسےٰ علیہ السلام کی ماں کو وحی ہوئی تھی۔ کہ اس بچہ کو صندوق میں ڈال کر دریا میں پھینک دے اور اُس مقدس عورت کا اس وحی پر عمل درآمد کرنا اور اپنے لخت جگر کو دریا میں ڈال دینا اس کے اعلےٰ ایمان اور خدا کے وعدوں پر پورے یقین کی ایک خاص قابل رشک مثال ہے۔

الغرض۔ میں امید کرتا ہوں کہ یہ کالم ناظرین کیواسطے خاص دل چسپی کا موجب ہوگا اور احمدیہ خواتین اس معاملہ میں بدر کی امداد فرماویں گی۔ جو احمدی خواتین خود مضامین لکھ سکتی ہیں۔ ان کو چاہیئے کہ عورتوں کے متعلق مضامین تحریر کر کے اخبار بدر میں چھاپنے کے واسطے ارسال فرماویں۔ اگر مضامین میں کوئی معمولی غلطی ہوئی۔ تو وہ درست بھی کر دی جائے گی۔ مگر مضمون مختصر ہو اور عموماً ایک کالم سے زاید نہ ہو۔

اسلامی خبریں

شاہ جاپان اور اسلام۔ بعض اخباروں میں یہ خبر بہت سرگرمی کے ساتھ شائع کی جارہی ہے۔ کہ جاپان میں عنقریب ایک مذہبی کانفرنس ہونے والی ہے جس کا نتیجہ یہ ہوگا۔ کہ مکاڈو مسلمان ہو جائے گا۔ کیونکہ جاپان اپنے گذشتہ مذہب یعنی بدھ دھرم کی بت پرستی سے متنفر ہو چکا ہے اور بذریعہ ایک خاص کمیشن کے عیسائیت کے متعلق بھی فیصلہ کر چکا ہے کہ یہ مذہب اس قابل نہیں کہ اس کو قبول کر لیا جاوے اور اسلام ہی ایک پاکیزہ مذہب ہے۔ جس کے قبول کرنے سے اس کو تسلی ہو سکتی ہے۔ بعض اخبار والوں نے تو یہاں تک لکھ دیا ہے۔ کہ شاہ جاپان نے اسلام کو قبول کر لیا ہے۔ خدا کرے یہ خبر سچ ہو۔

ہمارے آریہ اخبار ابھی سے اس خبر کو سنکر بہت تلملا رہے ہیں اور مسلمانوں کو کوسنے اور گالیاں سنانے کا ایک ذریعہ بنا رہے ہیں اس میں شک نہیں کہ آریہ صاحبان کو میکاڈو آف جاپان کے ساتھ خاص محبت اور الفت ہے۔ گو وہ محبت اور الفت کسی پولٹیکل چال پر مبنی ہو تاہم ایک ایشیائی طاقت کو اہل ایشیا کا محبت کی نظر سے دیکھنا کہا جا سکتا ہے کہ ایک قدرتی بات ہے۔ بشرطیکہ اس بات کو نظر انداز کر دیا جاوے کہ آریہ بھائیوں کو اپنی دیگر ایشیائی سلطنتوں (افغانستان ایران۔ روم) کے ساتھ کوئی دل چسپی نہیں ہے لیکن اگر میکاڈو مسلمان ہو جاوے اور خدا کرے کہ ضرور ہو جائے۔ تو ہمارے نزدیک آریہ بھائیوں کے واسطے کسی غم اور رنج کا موقعہ نہیں بلکہ اپنے بزرگوں اور باپ دادوں کی ایک نیک عادت کو دوبارہ قائم کرنے کے واسطے انہیں ایک عمدہ موقع دو طور پر حاصل ہو جائے گا۔ کیوں کہ اول تو یہ ظاہر ہے کہ ہند میں کروڑوں مسلمان جو ہوئے وہ انہیں آریہ بھائیوں کے باپ دادے تھے۔ اور اگر یہ لوگ بھی اپنے باپ دادوں کے طرز طریق پر عمل کر کے اسلام کو قبول کرلیں گے تو ایک عمدہ مذہب بھی اختیار کرلیں گے اور میکاڈو کی دوستی بھی قائم رہیگی۔ ہم خرما و ہم ثواب اور جو لوگ باوجود ہندو رہنے کے میکاڈو کے خیر خواہ بنیں گے اور جاپان میں جا کر رہائش اختیار کریں گے وہ بھی اسی طرح عزت و عظمت حاصل کریں گے جیسا کہ اسلامی بادشاہوں نے ہندو رعایا کو بڑے بڑے عہدوں پر ممتاز کیا تھا اور ہر طرح سے انکی خاطر تواضع کی تھی پس آریہ بھائیوں کو نہ ہے میکاڈو کے مسلمان ہونے میں کوئی نقصان نہ ہوگا بلکہ ہر طرح سے فائدہ ہی رہیگا۔ برخلاف اس کے اگر وہ بدھ مذہب پر قائم رہا تو یاد رہے کہ بدھ وہ مذہب ہے جو ویدوں کا جانی دشمن اور اہل وید کا مخالف قاتل گذر چکا ہے اس سے آریوں کو ضرور ڈرنا چاہیئے۔

سلسلہ حقّہ کے نئے ممبر

افسوس ہے کہ اخبار بدر میں جہاں اور بے قاعدگیاں عمل میں آئیں وہاں فہرست بیعت کنندگان کا ضروری کالم بھی درج ہونے سے رفتہ رفتہ رہ گیا۔ اگرچہ بیعت کنندگان کا سلسلہ ایسا وسیع ہے کہ پورے طور سے اس پر حاوی ہونا مشکل ہے۔ پھر ایک اخبار نویس کے واسطے جس کو بہت سے کام بجائے خود کرنے پڑتے ہیں اور بھی مشکل ہے کیونکہ بعض لوگ خطوط کے ذریعہ سے بیعت کرتے ہیں بعض صرف زبانی پیغام کے ذریعہ سے کرتے ہیں عورتیں زنانہ مکان میں بیعت کرتی ہیں یا صرف اپنے مردوں کی معرفت کوئی سفر میں کرتے ہیں۔ بعضوں نے چلتی ریل میں بیعت کی۔ پھر قادیان میں بھی اس کے واسطے کوئی خاص وقت مقرر نہیں جو آیا اور جیسا موقع ہوا کبھی صبح کبھی شام۔ کبھی دوپہر کبھی رات جس وقت ہو سکا۔ اس نے بیعت کر لی۔ اس قسم کے سلسلہ کو پورے اہتمام کے ساتھ تحریر کرنا کسی کے واسطے مشکل ہے تاہم اس خیال سے کہ اس سلسلہ تحریر سے باہمی واقفیت کا ایک ذریعہ پیدا ہو سکتا ہے۔ اور سلسلہ حقہ کی ترقی کا کچھ نہ کچھ اظہار ہوتا رہتا ہے "سارا نہیں تو تھوڑا ہی سہی" کے مقولہ پر عمل کر کے انشاء اللہ تعالیٰ کوشش کی جاوے گی کہ کچھ نہ کچھ اس سلسلہ میں درج ہوتا رہے۔

سردست چند تازہ نام درج اخبار کرتا ہوں۔

میاں محمد اسماعیل صاحب ولد شیخ عبدالعزیز صاحب سکنہ پریتی پور ریاست کپورتھلہ

میاں احمد دین صاحب ولد میاں سلطان احمد صاحب ساکن ہسولہ تحصیل چکوال۔ ضلع جہلم

مرزا احمد بیگ صاحب ولد مرزا پیر بخش صاحب ساکن لنگروال ضلع گورداسپور

مرزا غلام محمد صاحب " " " "

مرزا علی محمد صاحب ولد مرزا عمر بیگ صاحب۔ " "

مرزا حسین بیگ صاحب ولد مرزا سندھی بیگ صاحب " "

میاں نور علی صاحب۔ ساکن چوڑی ضلع گوجرات

رمضان معرفت شاہ محمد صاحب مدرس بن باجوہ

غریب شاہ معرفت حافظ محمد قاری صاحب امام مسجد۔ ضلع جہلم

ضرورت ہے

اور نہائیت سخت ضرورت ہے

اگر آپ کو اشتہارات کے دیکھنے اور پڑہنے کی عادت نہیں۔ تب بہی اس ضرورت کے اشتہار کو ضرور مطالع فرماویں یہ منیجر آپ کی خدمت میں سفارش کرتا ہے۔ کہ آپ ضرور پڑہیں۔

اخبار بدر کے واسطے ایسے خیرخواہوں کی ضرورت ہے جو اخبار بدر کی بہتری کے واسطے نئے خریدار پیدا کرنے کی کوشش کریں۔ اور انصار بدر میں اپنا نام لکھائیں۔ اتنی بڑی جماعت احمدیہ میں اتنی تہوڑی اشاعت آپ لوگوں کا سعی نہ کرنے کا نتیجہ ہے۔ ہر ایک خریدار بدر کا فرض ہے کہ کوئی نہ کوئی نیا خریدار پیدا کرے۔ ہمیں بہت سے ایسے دوستوں کے نام معلوم ہیں جو ہم جانتے ہیں کہ اخبار کے سچے دل سے خیرخواہ ہیں اور ہر طرح سے اس کی دکالت کے لئے طیار ہیں مگر انہوں نے کبہی کوئی خریدار پیدا نہیں کیا۔ اگر اس عرضداشت پر بہی توجہ نہ ہوئی۔ تو پہر ایسے اصحاب کا نام لکھکر ان کو توجہ دلائی جاوے گی۔

منیجر

کارخانہ بقائے نسل انسانی

بے اولادوں کو اولاد کی خوش خبری

جن لوگوں کی اولاد نہیں یا حمل گرجاتا ہے یا مرے ہوئے بچے پیدا ہوتے ہیں یا صرف لڑکیاں ہی پیدا ہوتی ہیں اور فرزند نرینہ سے محروم ہیں ان کو ڈنکے کی چوٹ اطلاع دیجاتی ہے کہ ہم سے خط وکتابت کرکے علاج کرا دیں خدا کے فضل سے اولاد نرینہ پیدا ہوگی اور اگر ہماری صداقت پر اعتبار نہ ہو تو پہلے اقرارنامہ اشٹامپ تحریر کر دیویں کہ بعد علاج اگر فرزند پیدا ہو۔ تو ہم اتنا نذرانہ ادا کریں گے۔ ان کا علاج اندک خرچ دوا لے کر کیا جاوے۔ اس اشتہار کو ایک معمولی تصور نہ فرماویں بلکہ ہم دعوے سے کہتے ہیں کہ ہندوستان بہر میں دہوم مچ گئی ہے اور اپنی صداقت کے سبب روز افزوں ترقی کر رہا ہے۔

المشتہر

محمد حسین۔ طبیب احمد آبادی موجد کارخانہ بقائے نسل انسانی مقام بہیرہ ضلع شاہ پور پنجاب محلہ معماراں

لاکھ شہادات کی ایک شہادت

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کتاب لغات القرآن کے متعلق مفصلہ ذیل ریویو تحریر فرما کر عرب صاحب سید عبدالحی کو دیا ہے۔

لغات القرآن

یہ کتاب تالیف کردہ مولوی سید عبدالحی صاحب عرب بغدادی کی ہے جو کل لغات مشکلہ فرقان حمید کیلئے لکہی گئی ہے میں نے چند ورق اس کتاب کے دیکہے ہیں جس سے معلوم ہوتا ہے کہ درحقیقت مؤلف نے اس کتاب کے لکہنے میں بہت محنت اور سعی خرچ کی ہے اور چونکہ مؤلف خود اہل زبان ہے اور اسکی ادری زبان عربی ہے اس لئے یہ کتاب اسکی جہاں تک میرا خیال ہے ایسی غلطیوں سے محفوظ ہے جو غیر زبان والے سے سرزد ہو جاتی ہیں اور میری دانست میں وہ مفید کتاب ہے اور قیمت بہی قلیل ہے۔

قیمت عہ — مرزا غلام احمد

نمونہ مفت ملتا ہے۔ نمک موسے جو امراض معدہ کا حکمی اور نفیس علاج۔ پچاس روپیہ انعام۔ اس صاحب کو دئے جاویں گے جو ہمارے نمک موسے کو معدہ کے کسی مرض کو غیر مفید ثابت کرے۔ ہر ایک کے پاس کیا ہونا چاہیئے نمک موسی جو ہاضم اور مقوی معدہ ہے عمر طبعی تک کس طرح صحیح معدہ رہ سکتے ہیں نمک موسے کے استعمال سے قیمت فی شیشی ۸ر۔ انگریزی و یونانی میڈیسن کمپنی امرتسر

روزانہ پیسہ اخبار لاہور۔ ہندوستان بہر میں بہترین روزانہ پیسہ اخبار ہے اور ہر روز باتصویر چہپتا ہے ہر روز ایک دلکش کارٹون بہی موجود ہوتا ہے تازہ سے تازہ خبریں اور تاریں ہر روز چہپ جاتی ہیں اس کا ایڈیٹوریل اسٹاف اعلیٰ درجہ کا ہے رائیں اور واقعات نہائیت مدلل اور معقول دی جاتی ہیں اسی لئے تمام حلقوں میں نہائیت عزت اور وقار سے دیکہا جاتا ہے۔ کیونکہ رئیس اور رعیت دونوں کا دلی دوست اور خیرخواہ ہے اگر آج تک آپ نے نہ دیکہا ہو۔ تو ایک بار ضرور ملاحظہ فرمائیے نمونہ کا پرچہ مفت ملتا ہے قیمت سہ ماہی صرف ۱۲ پیشگی آنے پر جاری ہوتا ہے۔

درخواستوں کا پتہ۔ منیجر۔ روزانہ پیسہ اخبار لاہور

عمدہ۔ مضبوط۔ خراس وبیلنہ آہنی مستریان مولا بخش وغلام حسین مالکان کارخانہ بیلنہ وخراس آہنی بٹالہ ضلع گورداسپور سے طلب فرماویں

بجلی کے ذریعہ نامردی اور سستی کا علاج

آج کل کے اکثر نوجوان بوجہ بد صحبت کے اپنی طاقت کو اپنے ہاتہوں سے ضائع کرکے بہت کمزور ہو گئے ہیں اس بُرے کام سے آدمی کی رگیں اور پٹھے سست ہو جاتے ہیں اور آدمی اولاد پیدا کرنے کے قابل نہیں رہتا ہے یہ نالائق حرکت آدمی کو اس قدر شرمندگی اور ندامت دلاتی ہے کہ جس سے آدمی گہربار چہوڑ کر نکل جاتے ہیں اس بُرے فعل سے صرف پٹھے ہی سست نہیں ہو جاتے بلکہ دل ودماغ جگر اور دیگر اعضاء رئیسہ بہی کمزور ہو جاتے ہیں دل دہڑکنے لگ جاتا ہے۔ بصارت اور خون کی پیدائش گہٹ جاتی ہے۔ منی پتلی ہو کر احتلام اور سرعت کی مرض آگہیرتی ہے بدن دن بدن کمزور ہوتا چلا جاتا ہے بزدلی بڑہ جاتی ہے۔ آدمی شرمیلا سا رہتا ہے ذرا سی آواز سے دل ڈر جاتا ہے۔ غرضیکہ اس نامراد فعل سے وہ وہ تکلیفات پیش آتی ہیں جن کو مریض ہی جانتا ہے ایسی ردی حالت کو دیکہکر حال کے داناؤں نے برقی طاقت کے ذریعہ اس کا علاج کیا۔ بجلی فوراً سست اعضاء کے اندر گہس کر اس کو گرم کر دیتی ہے پس ہمارے حکیم صاحب نے بہی وہی بجلی ولائت سے منگا کر ہزاروں مایوس مریضوں کا علاج کیا جو کہ نہایت مفید ثابت ہوا ہے اور جو آدمی یہاں سے دور رہتے ہیں ان کیواسطے بجلی کا روغن طلاء طیار کرکے بہیجدیتے ہیں جو کہ پانی خارج کر دیتا ہے پہر ایک تیل لگایا جاتا ہے تاکہ اصلی حالت حاصل ہو۔ اس علاج سے بیمار بہت جلد تندرست ہو جاتا ہے چونکہ اس بیماری سے قوت باہ اصلی بہی کمزور ہو جاتی ہے اس واسطے ساتھ قوت باہ کی بہی دوائی ارسال کی جاتی ہے تاکہ خون اور قوت کی کمی دور ہو اور مرض دور ہووے مکمل برقی سٹ (جسمیں روغن طلاء برقی روغن مالش اور قوت باہ کی دوائی شامل ہے) کی قیمت بلحاظ مجرب ادویات کے ۵ روپے معہ محصول۔ درخواست آنے پر فہرست مفت

مذکورہ بالا ادویات ملنے کا پتہ۔ منیجر دوائی خانہ سورج پرکاش مقام ڈنگہ ضلع گجرات

ولائیت کے شاہی کارخانے کی تیار کردہ

فاسفورس کی گولیاں

جسمانی کمزوریوں کو دور کرنے اور بدن کو اعلیٰ درجہ کا طاقتور بنانے میں یہ گولیاں نہائیت ہی مفید ہیں کیونکہ انہیں نہایت ہی مقوی اجزاء مثلاً فولاد، کونین، ڈامیانہ، کوکا، نکس وامیکا، سٹو فاسفورس وغیرہ وغیرہ شامل ہیں ان کے استعمال سے جریان۔ احتلام۔ سرعت۔ رقت۔ ضعف باہ۔ ضعف اعصاب فوراً دور ہو کر جوانمردی کی طاقت ملتی ہے اور باقی زندگی آرام سے گزرتی ہے ہر ایک شیشی ولائیت کی بند شدہ ہے جس پر لکہا ہوا ہے۔ میڈان انگلینڈ، تاکہ کسی کو دہوکہ نہ ہووے قیمت فی بکس ۲ روپے ۔ ۴۲ گولی عہ

معہ محصولڈاک

لاکھ شہادت کی ایک شہادت

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

مفرح یاقوتی کی نسبت

حضرت حکیم الامتہ فاضل اجل علامۂ اعلم ۔ ۔ ۔ حاذق طبیب

لقمان زمان مولٰنا مولوی حافظ حاجی **حکیم نورالدین صاحب** بھیروی

دار الامان قادیان

کی تصدیق

میں تصدیق کرتا ہوں کہ مفرح یاقوتی تیار کردہ مرہم عیسےٰ صاحب بے ریب مفید ہے میں نے اپنے ایک شریف مریض پر اس کا تجربہ کیا ہے اللہ تعالےٰ ان کے کارخانہ میں برکت دے۔ مرہم عیسےٰ کی طرح ان کے کارخانہ میں بعض ادویہ بہت عمدہ ہیں۔ **نورالدین** قادیان، جولائی ۱۹۰۶ء

قیمت فی ڈبیہ جس میں پانچ تولے مفرح یاقوتی ہوتی ہے **چار روپیہ**

حکیم محمد حسین مالک کارخانہ مرہم عیسےٰ لاہور (لونگمنڈا)

لاکھ شہادت کی ایک شہادت

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

مرہم عیسےٰ

مرہم کیا ہے ایک معجزہ ہے جس نے تمام جہان میں وہ شہرت و عزت پائی ہے جو آجتک کسی ایک دوائی کو بھی نصیب نہیں ہوئی اگر آپ دُنیا بھر میں سب سے اچھا پُر تاثیر تیر بہدف ہر قسم کے زخموں جراحتوں چوٹوں گلٹیوں خنازیر سرطان طاعون اور ہر قسم کے زہریلے خبیث پھوڑوں پھُنسیوں ناسوروں گنج خارش بواسیر ہاتھوں کے سردی سے پھٹ جانے جانوروں کے کاٹ لینے جل جانے اور عورتوں کے خطرناک امراض سرطانِ رحم وغیرہ کے لئے ہزارہا سال کا مجرب مقدس ہر طبقہ کے حکما کا متفقہ بابرکت علاج چاہتے ہیں تو یہ مبارک مرہم اس کارخانہ سے منگائیے۔

جو اس کو خالص اجزا سے طیار کرنے کا ذمہ وار ہے طبی جہان اس کی کامیاب تاثیرات کا ممنون ہے یہ اسم باسمےٰ مشہور آفاق مرہم سوائے کارخانہ مرہم عیسےٰ لاہور کے دُنیا بھر میں کہیں نہیں بنتا۔ **قیمت** ڈبیہ خورد ۱۲؎ کلاں عہ

کارخانہ مرہم عیسےٰ لاہور کی دوسری مشہور آفاق ادویہ کے نام یہ ہیں جوب جواہر عنبری۔ جیون بوٹی۔ کحل الجواہر۔ مفرح یاقوتی۔ مرہم عیسےٰ روغن شفا۔ شربت مفرح حیات۔ مسکین نواز۔ نمک سلیمانی۔ تریاق فاروق روغن درد گردہ۔ ہند الحمّی۔ دوائی دافع کرم شکم۔ فنجنوش۔ جوب مسیحی روشن بصر قرص مردی۔ دوائے سُرفہ۔ عرق شفا۔ جیبی ڈاکٹر وغیرہ کے۔

حکیم محمد حسین مالک کارخانہ مرہم عیسےٰ لاہور (لونگمنڈا)

... مفصل فہرست طلب کرو

ضعف بصارت کے لئے سچا تریاق

اس میں نہ تو ممیرہ ہے اور نہ فرضی موتی وغیرہ ڈالے گئے ہیں اور نہ کسی جنگلی سنیاسی کا بتایا ہوا ٹوٹکا ہے
البتہ اس کا جزو اعلیٰ جست ہے، جو تمام کے تمام حکمائے سلف وحال کا بالاتفاق آنکھوں کے لئے اکسیر مانا ہوا
ہے۔ اسے ہم نے خود ایک نادر اور بالکل جدید ترکیب سے تیار کیا ہے اور اس کو ملک کے لئے
بے اندازہ مفید اور اپنے لئے خدا کے فضل سے موجبِ برکت سمجھکر پبلک کے روبرو پیش
کرتے ہیں کہ ضعفِ بصارت۔ دھند۔ جالا وغیرہ میں اس کو استعمال کرکے فائدہ اٹھادیں۔ اس
میں بڑی خوبی یہ ہے کہ آنکھوں کو کسی قسم کی تکلیف نہیں دیتا۔ صحت کی حالت میں ہر چھوٹا بڑا
زن و مرد استعمال کرکے فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ رات کو سوتے وقت دو دو سلائی اور صبح مونہہ ہاتھ
دھونے کے بعد ایک ایک سلائی لگانا چاہیئے۔

صرف ایک پوڑیہ کے خریدار معہ محصولڈاک چھ آنے کے ٹکٹ بھیجدیں

قیمت فی پوڑیہ ۱ماشہ
صرف چار آنہ (۱۴)

محصول بذمہ خریدار

پوری ایک درجن پوڑیے کے خریدار صرف دو روپے
(عه)

حکیم محمد حسین قریشی۔ موجد مفرح عنبری و مفرح دلکشا، کارخانہ رفیق الصحت لاہور

بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر کے لئے چھاپا گیا۔